

CALL No.

ACC. NO. ۸۹۵

AUTHOR

TITLE

سراة القصة



MAULANA AZAD LIBRARY
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES:—

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of **Re. 1-00** per volume per day shall be charged for text-books and **10 Paise** per volume per day for general books kept over - due.

Presented to the Library
Al-Fakh Mawla Library
at Murad

حِزَاتُ الْقِسْمَةِ

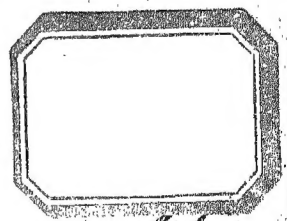
۲۰۲۰ هجری

مولفہ مولوی حافظ قاضی فیض اللہ صاحب کنبیرہ حضرت فقیر علی محمد صاحب قشورہ

مصححی خلف مولف

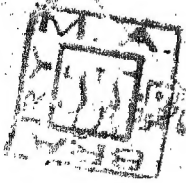
مولوی میر عبد الرزاق وکیل درجہ اول

مطبوعہ



یوسف الکٹرک پریس حیدرآباد دکن۔ واقع کتبہ حسین ساگر

۱۳۳۲



قیمت فی جلد

M.A.LIBRARY, A.M.U.



U895

حزاة القسمه

۶۲ و ۶۳

بِإِذْنِ مَوْلَى حَافِظِ قَاضِي فَيْضِ السَّاحِبِ مُحَمَّدِ بْنِ هُجْرَةَ فَتِيحٍ عَلَى خَدَمِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ

مصحي خلف مؤلف

72

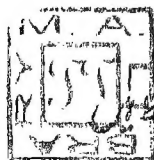
مولوی میر عبد الرزاق وکیل درجہ اول

اسطوبہ

مفت الکٹرک پریس حیدرآباد دکن۔ واقع کٹرہ حسین شاہ

7777

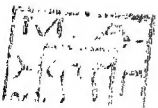
فی جلد



التماس

علم فرائض کے احکام جس قدر ضروری اور کارآمد ہیں اوسی قدر اون سے عام طور پر بیگانگی بڑھتی جاتی ہے۔ انہیں حالات کا لحاظ کر کے والد مرحوم نے ۱۸۸۲ء ہجری میں ایک جدول مثلث نہایت غور و فکر کے ساتھ مرتب فرمایا تھا جس میں ہر قسم کے ورثہ قریب و بعید کے احکام جمع کئے گئے تھے اور اوس جدول کے عنوان میں علم فرائض کے تمام ضروری مسائل بھی ایجاز و اختصار کے ساتھ لکھے تھے اور اوس کو اسم تاریخی مرآۃ القسوت سے موسوم فرمایا تھا۔ میں نے عوام الناس کے تسہیل فہم کے لئے مناسب خیال کیا کہ اون مسائل کو کتابی صورت میں بالقابل اردو ترجمہ کے ساتھ طبع کرا دوں اور جدول مثلث کا ایک اردو ترجمہ بھی علیحدہ اوس کے ساتھ اضافہ کر دوں اور اوس میں تقسیم حصص کی کیفیت بجائے حصص متناسبہ کے آندواری میں لکھ دوں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ امید ہے کہ شایقین اس سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے۔

ذوی الارحام کی ہر جہا راضاف کی اندرونی تقیحات کے نبت بھی چار نقشہ جاٹ طبع کرائے گئے ہیں جن سے ذوی الارحام کے ہر صورت مسئلہ کا حل بالکل



آسان ہو گیا ہے۔ ۳۳ / جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ ہجری

خاکسار
میر عبد الرزاق وکیل درجہ اول۔ چیدرا آباد دکن۔ محلہ باغ عآرزاق منزل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرآة القسمة

۱۲۷۲ھ

مولفہ مولوی حافظ قاضی میر فضل اللہ مرحوم بنیرہ حضرت فقیہ علی مخدوم مہایمی قدس سرہ

ترجمہ اردو

شرک میت سے چار حقوق متعلق ہیں -
ایک میت کی تجنیز و تکفین بغیر کسی ویشی
کے - دوسرا میت کے دیون کی
ادائی - تیسرا وصیت کی اجرائی
بلا اجازت و رشتہ جو متروک باقی کے
ثلث حصہ سے زائد نہ ہو - چوتھا
ورثہ میں ترکہ کی تقسیم بموجب فرائض اللہ
و حدیث رسول اللہ و اجماع امت
کے کرنا - بشرطیکہ کوئی حق مقدم
ترکہ میت سے متعلق نہ ہو - مثلاً
رہن یا عید جانی یا بیع بلا ادائی زر مین
ہو - اس لئے کہ مرتہن اور ولی
جنایت اور بائع کے حقوق تجنیز و تکفین

اصل عبارت مولف مرحوم

از ترک میت چار حقوق متعلق اندیکے
تجنیز و تکفین میت بلا تذیرو و تقییر -
دوم ادا ئے وین میت - سوم اجرائی
وصیت از ثلث ما بقی بلا اجازت و رشتہ
چہارم تقسیم ترکہ میان ورثہ بموجب فرائض اللہ
و حدیث رسول اللہ و اجماع امت
نمودن - بشرطیکہ حقوق متقدمہ
از ترک میت متعلق نہ باشد مثل رہن
و عید جانی و بیع بلا ادا ئے ثمن چرا کہ
مرتہن و ولی جنایت و بائع اولی است
از تجنیز و تکفین میت کذا فی فتاویٰ
عالمگیری نقلاً عن محیط و غیرہ کتب
فرائض -

پر ہی مقدم ہیں۔ (دیکھو فتاویٰ عالمگیری اور محیط وغیرہ کتب فرائض)

استحقاق وراثت کے تین صورتیں ہیں۔ ایک نسب دوسرا سبب تیسرا ولا۔ ولا کے دو قسم ہیں۔ ولا اعتقاد اور ولا مولات۔ نسب سے ورثہ نسب سے مثل ابن بنت اب وغیرہ۔ اور سبب سے زوج و زوجہ مراد ہیں۔ اور ولا سے ولای عتقاد یعنی غلام کا آزاد کرنے والا اور ولای مولات یعنی جن کے مابین عقد ولا منعقد ہوا ہو جیسا کہ ایک ایسے مجہول النسب شخص نے جس کا کوئی وارث نسب یا سببی نہ ہو کسی دوسرے شخص کے ساتھ معاہدہ ولا کر کے یہ کہہ دیا ہو کہ میرے مرنے کے بعد تو مالک ہو جانا اور وہ سر اشخص ہی اسی طرح معاہدہ کرے تو یہ دونوں باہم ایک دوسرے کے مولای مولات ہوں گے۔ (دیکھو خزینۃ المفتیین)

ورثہ میت کے تین گروہ ہیں اصحاب فرائض

استحقاق وراثت۔ برسرہ نوع باشد یکے نسب دوم سبب سوم ولا و ولا ہر دو طرح می باشد ولا سے عتقادہ ولا سے مولات مراد از نسب و رثہ نسب است مثل ابن و بنت و اب وغیرہ و از سبب زوج و زوجہ و از ولا سے عتقادہ یعنی آزاد کنندہ غلام و ولا سے مولات یعنی آنکہ فیما بین عقد ولا بستہ باشد یعنی شخص مجہول النسب در صورت نبودن کسی را ورثہ نسب و سببی یا کسی عقد ولا بستہ گفت کہ اگر من بمیرم تو مالک من باشی و دیگرے ہم با او عقد بند و ہر دو بایکدیگر مولای مولات اند۔ کذا فی خزینۃ المفتیین۔

ورثہ میت سہ گروہ اند اصحاب فرائض

وعصبات وذوی الارحام -
 اصحاب فرائض آن کسانند کہ
 از کتاب اللہ و حدیث رسول اللہ
 و اجماع امت مستحق سہمی از سہام
 ستہ کہ نصف و ربع و ثمن و ثلث
 و ثلثان و سدس است باشد
 وعصبات آن کسانند کہ بعد گرفتن
 اصحاب فرائض حقوق فرائض خود
 حسب صورت مسئلہ باقی از روئے
 عصوبت برند و ذوی الارحام آن
 کسانند کہ قرابت رحم دارند وقت
 نبودن فرائض وعصبات مستحق ترک
 می شوند مگر با فرائض سببی مثل زوج
 و زوجہ و ارث باقی ترک می شوند کذا فی
 فرائض شریفی و عالمگیری وغیرہ
 کتب فرائض -

اصحاب فرائض - عصبات اور
 ذوی الارحام -
 اصحاب فرائض وہ لوگ ہیں جن کا
 حصہ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ
 اور اجماع امت کے روئے سے چہرہ حصص
 یعنی ادبہ - چوتھائی - آٹھواں - تہائی
 دو تہائی اور چھٹا میں سے کوئی حصہ
 مقررہ ہو - عصبات وہ لوگ ہیں -
 جنہیں اصحاب فرائض کے حصہ معینہ
 کی منہائی کے بعد حسب صورت مسئلہ
 جس قدر باقی رہے وہ بروی عصوبت
 دیا جائے - ذوی الارحام وہ لوگ
 ہیں جو قرابت رحمی رکھتے ہیں اور
 ذوی الفروض اور عصبات کی عدم
 موجودگی میں مستحق ترک ہوتے ہیں
 اور نیز ذوی الفروض سببی یعنی زوج
 یا زوجہ کی موجودگی میں ترک باقی پاتے
 ہیں (دیکھو فرائض شریفی و فتاویٰ
 عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

مستحق - ترکہ وہ گروہ اند علی الترتیب
 یکے بعد دیگرے وارث و مستحق
 می شوند اول اصحاب فرائض

ترکہ کے مستحق ترتیباً دس گروہ ہیں -
 اول اصحاب فرائض دوم عصبات سببی
 سوم عصبات سببی (مولای عتاقہ)

چہارم عصبہ مولای عتاقہ - پنجم
رد ذوی الفروض نسبی یعنی ہر ایک
کے سهام مقررہ کی مناسبت سے
ششم ذوی الارحام - ہفتم
مولای موالات جن کے باہم عقد و لا
منعقد ہوا ہو - ہشتم مقررہ بالنسب علی الغیر
نہم موصی لہ جمیع مال - دہم بیت المال
(دیکھو کافی اور فتاوی عالمگیری و شریعی وغیرہ)

ورثہ میت کی پہلی گروہ میں اصحاب فرائض
ہیں - جو بارہ شخص ہیں - جن میں سے
دس اشخاص نسبی ہیں اور دو سببی
یعنی زوج و زوجہ - ان بارہ میں سے
چار مرد ہیں اور راہہ عورتیں - مردوں
میں سے پہلا باپ دوسرا جدِ محجج
یعنی دادا خواہ وہ کئی پشت کا کیون نہ ہو
تیسرا خیا فی بہائی چوتھا شوہر عورتوں
میں سے پہلی بیٹی یا بیٹیاں دوسری
پوتی یا پوتیاں خواہ وہ کتنے ہی نیچے
درجہ کی ہوں - تیسری زوجہ یا زوجات
چوتھی ماں یا چچین جدہ یعنی نانی اور
دادی خواہ وہ کتنے ہی دور کی ہو
اور تعداد میں ایک ہو یا زیادہ مگر ایک

دوم عصبہات نسبی سوم عصبہات سببی
کہ عبارت از مولائے عتاقہ است
چہارم عصبہ مولائے عتاقہ پنجم رد
برفرافض نسبی بقدر حقوق ہر ایک ازان
ششم ذوی الارحام - ہفتم
مولائے موالات کہ باہم عقد و لا
بستہ باشند ہشتم مقررہ بالنسب علی الغیر
نہم موصی لہ جمیع مال دہم بیت المال کذافی
الکافی من عالمگیری وغیرہ -

گروہ اول از ورثہ میت اصحاب فرائض
اند و آن دو آزدہ کسانندہ ازان
نسبی و دو سببی کہ زوج و زوجہ اند
چہار از مردان و ہشت از زنان
از مردان اول اب دوم جد صحیح یعنی
اب الاب اگرچہ بالاتر باشد سوم
ارخ خیا فی چہارم زوج - و ہشت از
زنان اول بنت یا بنات دوم بنت الابن
یا بنات الابن اگرچہ فروتر باشد
سوم زوجہ یا زوجات چہارم ام نجم جدہ
یعنی ام الام یا ام الاب اگرچہ بالاتر
باشند و احد باشد یا اکثر یک درجہ
ششم اخت یا نوات عینی - ہفتم
علاقہ ہشتم خیا فی من فرائض شریعی

و عالمگیری وغیرہ کتب فرائض -

درجہ کی ہونا شرط ہو چٹی سگی بہن یا سگی بہن
ساتوین سو تیلی بہن یا سو سیلی بہن -
اہوین اخیانی بہن یا اخیانی بہن -
(دیکھو فرائض شریفی و فتاویٰ
عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

اول - از اصحاب فرائض اب میت است
اور نہ حال است - اول فرض محض یعنی
سدس اگر میت را ابن یا ابن الابن
اگرچہ فروتر باشد بود - دوم فرض
عصوبت ہر دو اگر میت را بنت
یا بنت الابن اگرچہ فروتر باشند
بود یعنی اب سدس فرضاً میگرد
و باقی بعد نصیب بنات و بنات الابن
عصوبتاً میگرد - سوم عصوبت محض در
صورت نبودن اولاد میت از قسم
ذکور و اناث - کذا فی فتاویٰ عالمگیری
و شریفی وغیرہ کتب فرائض -

اصحاب فرائض میں اول باپ ہے
جس کی تین حالتیں ہیں - اول فرض محض
یعنی چٹا حصہ اوس حالت میں جبکہ
میت کا بیٹا یا پوتا اگرچہ وہ کتنا ہی
نیچے درجہ کا ہو موجود ہو -
دوم فرض و تعصیب دونوں اوس
حالت میں جبکہ میت کی بیٹی یا پوتی خواہ
وہ کتنی ہی نیچے درجہ کی ہو موجود ہو
یعنی باپ کو بروی فرض چٹا حصہ ملے گا
اور بیٹیوں اور پوتیوں کو حصہ دینے
کے بعد جو کچھ باقی رہے وہ ہی
بروی عصوبت باپ کو دیا جائیگا -
سوم محض عصوبت اوس صورت
میں جبکہ میت کو اولاد ذکور اور
اناث دونوں موجود نہ ہوں -
(دیکھو فتاویٰ عالمگیری و شریفی
وغیرہ کتب فرائض)

دوم - از صحابہ فرائض جہ صحیح است
یعنی اب الاب کہ وقت نبودن اب
استدباب است مگر در پنج مسائل اول آنکہ بنو الاعیان
باوجود اب بالاجماع ساقط اند نہ سجد الانزل امام ابو
رحمۃ اللہ علیہ دوم بنو العلات مثل بنو الاعیان
اند وقت نبودن بنو الاعیان سوم باوجود اب ام
راثلت باقی است بعد نصیب احد الزوجین
و باجد ثلث کل است - چہ ارم آنکہ ام الاب
یا اب ساقط است نہ سجد پنجم آنکہ اب
معتق را با ابن بقول امام ابو یوسف
سدس ولا است وجد را ہیج نے
وسوائے ان ہشت صورت دیگر است
و آن تعلق بشہ کہ نمی دارد و ہذا
در اینجا درج نہ کردہ شد کہ ذافی
العالم گیر یہ و شریفی کتب فرائض

اصحاب فرائض میں دوسرا جہ صحیح ہے
یعنی باپ کا باپ جو میت کے باپ
کی عدم موجودگی میں بالکل اوسے سے
مثل وارث ہوتا ہے - سجدہ پانچ
مسائل کے اول یہ کہ سگی بھائی
بہن باپ کی موجودگی میں بالاجماع
حصہ نہیں پاسکتے اور جہ صحیح کے
ساتھ پاسکتے ہیں - مگر امام ابو حنیفہ
کے نزدیک نہیں پاسکتے -
دوم یہ کہ سگی بھائی بہن کی عدم موجودگی
میں سوتیلے بھائی بہن کی ہی وہی حالت ہے
سوم یہ کہ باپ کی موجودگی میں مان کو
احد الزوجین کا حصہ دینے کے بعد
ثلث باقی ہے اور دادا کی عدم
موجودگی میں ثلث کل ہے -
چہ ارم یہ کہ باپ کی مان باپ کے
ساتھ محبوب ہے مگر جد کے ساتھ نہیں
پنجم یہ کہ معتق کے باپ کو ابن کے
ساتھ بقول امام ابو یوسف رحم ولا کا
چہا حصہ ہے اور جد کو کچھ ہی نہیں
اس کے سوا اور اٹھ صورتیں ہیں
جن کو ترک سے کوئی تعلق نہیں ہے
اس لئے یہاں ان کا ذکر نہیں

کیا گیا - (دیکھو عالم گیری و شریفی
و دیگر کتب فرائض)

اصحاب فرائض سے تیسرا خیانی ہائی،
جن کے تین حال ہیں - چہا حصہ اگر
ایک ہو - ثلث اگر دو یا زیادہ ہوں -
میت یا ابن میت کی اولاد ذکور و
اناث کے ساتھ خواہ وہ کتنے ہی
نیچے درجہ کی ہو اور نیز اب
اور جد کے ساتھ خواہ وہ کتنے
ہی درجہ بالا کے ہوں محبوب
ہوتا ہے -

اصحاب فرائض سے چوتھا شوہر ہے
جن کے دو حال ہیں - نصف اگر میت
کی یا اوس کے ابن کی اولاد خواہ
وہ کتنے ہی نیچے درجہ کی ہو
اور ذکور ہو یا اناث موجود نہ ہو -
اگر ہو تو ربع (دیکھو کنسر)

اٹھ ذوی الفروض عورتوں میں سے
اول بیٹی ہے جس کے تین حال ہیں
نصف اگر ایک ہو - ثلثان دو یا زیادہ

سوم - از اصحاب فرائض اخ خیانی
است اور اسے حال است سدس
اگر یک ہو ثلث اگر دو یا اکثر بوند محجوبیت
با اولاد میت و اولاد ابن میت ذکور
باشند یا اناث اگرچہ فر و تر باشند
و باب وجد اگرچہ بالا تر بوند -

چہارم - از اصحاب فرائض زوج است
و اورادو حال است - نصف اگر میت
را ولد یا ولد الابن اگرچہ فر و تر باشند
از قسم ذکور یا اناث نبوند اگر بوند ربع
باشد - کذا فی الکنز

و زنان - یعنی از اصحاب فرائض
ہشت زنان اند - اول - بنت اورا
سے حال است نصف اگر یکے بود و ثلثان

دو یا اکثر بوند و عصوبت بابر اور خود لفظ کر
مثل ضعف الاتنی۔

دوم۔ بنت الابن اور انش حال است
نصف اگر یکے بود و ثلثان دو یا اکثر
بوند اگر میت رابعت نبود و سندس یا بنت
واحدہ یا بنت الابن کہ از و در درجہ
علیا باشد بجهت تکمیل ثلثین کہ حق بنا
است و عصوبت با غلام کہ محاذی او باشد
و پجنین با غلام اسفل نیز بشرطیکہ ذوسهم
نہود آن بنت و محبوب ست باین یا بنتین
یا اکثر بنات یا بنات الابن کہ از و در درجہ
عالیہ باشند مثلاً با وجود بنات الابن
بنات ابن الابن محبوب اند برین قیاس
بنات الابن اسفل یا بنات الابن اعلی
محبوب اند بکذا فی فرائض شیرازی عالمگیری

ہون۔ عصوبت اپنے بہائی کے
ساتھ عورت کا دو چند مرد کو۔
دوم پوتی جس کے چچہ حال میں۔
نصف اگر ایک ہو۔ دو ثلث اگر دو
یا زیادہ ہون بشرطیکہ میت کی بیٹی
موجود نہ ہو۔ چچا ایک بیٹی یا ایسی
پوتی کے ساتھ جو اس سے درجہ
میں اعلیٰ ہو تکمیل ثلثین کے لئے
جو بنات کا حق ہے۔ عصوبت اپنے
ہم درجہ بہائی کے ساتھ یا اسفل درجہ
کے بہائی کے ساتھ بشرطیکہ پوتی
اوس صورت مسئلہ میں ذمی فرض نہ ہو۔
محبوب ہوتی ہے ابن یا دوزیا وہ بیٹیاں
یا ایسے پوتیوں کیساتھ جو اوس سے
درجہ میں اعلیٰ ہوں مثلاً پوتیوں کی
موجودگی پر و بیٹیاں محبوب ہیں۔
اسی طرح اون سے اسفل درجہ
کے پوتیاں اپنے سے اعلیٰ درجہ
کے پوتیوں کی موجودگی میں
محبوب ہوتی ہیں۔ دیکھو فرائض شیرازی
دعالم گیری

اصحاب فرائض سے تیسری زوجہ

سوم۔ از اصحاب فرائض زوجہ است

ایک ہو یا چار تک - اوس کے دو حال
ہیں - ربع اگر میت کی یا ابن میت کی
اولاد ذکر یا اثاث موجود نہ ہو -
اگر ہو تو اٹھواں حصہ -

یکے ہو یا چار اور دو حال است
ربع اگر میت را ولد یا ولد الابن نبود
ذکور باشد یا اثاث و ثمن اگر بود -

اصحاب فرائض سے چوتھی مان ہے
جس کے تین حال ہیں - ثلث اگر
میت کی یا ابن میت کی اولاد ذکر
یا اثاث یا کسی قسم کے دیو یا زیادہ
بہائی بہن موجود نہ ہوں - اگر ہوں تو
سدس ثلث کل احد الزوجین کا حصہ
دینے کے بعد جبکہ جد میت موجود
ہو - اور ثلث باقی اب میت کے
ساتھ - بقول امام ابو یوسف رحمہ
جد کے ساتھ بھی اوس کو ثلث باقی
ملے گا -

چہارم - ام و اور اسہ حال است
ثلث اگر میت را ولد یا ولد الابن از ذکر
و اثاث یا اخوت و اخوات از ہر جنس
کہ بود نباشند و سدس اگر باشند
و ثلث کل بعد نصیب احدی الزوجین
یا جد میت و ثلث باقی باب میت و بقول
امام ابو یوسف رحمہ باجد اور انیز ثلث
باقی است -

اصحاب فرائض سے پانچویں جدہ صحیحہ
جس کا رشتہ قرابت میت کے ساتھ
قائم کرنے میں جد فاسد یعنی نانا و اعلیٰ
نہ ہو - اس کا حصہ سدس ہے
خواہ مان کے طرف کی ہو جیسے
مان کی مان خواہ باپ کی جانب کی ہو

پنجم - جدہ صحیحہ کہ در نسبتش بسوئے
میت جد فاسد داخل نشود اور اس
سدس است امیشہ باشد کام الام -
ابویہ باشد کام الاب و احد باشد
یا متعددہ متغایہ محبوب میشود بام مطلقاً
و باب ابویہ و سجد جدیہ - و قریبہ امیشہ باشد

یا ابوہریرہ وارث یا شدید یا محبوبہ واجب می شود
 بعد سے راو اگر یکے صاحب قرابت
 واحدہ و دیگر سے صاحب قرابتین بود
 نزد امام ابو یوسف رحمہ سدس میان ہر دو
 باعتبار ایدان منقسم است و نزد امام محمد رحمہ
 باعتبار جہات اثلا منقسم خواہد شد
 و فتویٰ بر قول امام ابو یوسف رحمہ است
 در جدات - من فرائض شریفی
 عالمگیریہ وغیرہ کتب فرائض -

جیسے باپ کی ماں ایک ہو یا ایک
 درجہ کے متعدد ہوں - ماں کی
 موجودگی میں سب محبوب ہوتی ہیں -
 اور باپ کی موجودگی میں صرف وہی
 جد محبوب ہوتی ہیں جو باپ کے واسطہ
 سے قرابت رکھتی ہوں اسی
 طرح دادا کی موجودگی میں صرف
 اوس کے واسطہ سے قرابت
 رکھنی والی جدات محبوب ہوں گی -
 اور ماں کے واسطہ کی اور باپ
 کی واسطہ کی جدات قریب خواہ وارث
 ہوں یا محبوبہ - جدات بعیدہ کی
 حاجب ہوتی ہیں - اگر ایک قرابت الی اور
 دو قرابت الی دونوں جمع ہوں تو امام ابو یوسف
 کے نزدیک باعتبار ایدان کو اون میں
 تقسیم کرنا چاہئے اور امام محمد رحمہ کے
 پاس باعتبار جہات قرابت ایک
 ثلث اور دو ثلث دینا چاہئے -
 فتویٰ جدات کے مسئلہ میں امام ابو یوسف
 کے قول پر ہے (دیکھو فرائض شریفی
 و عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

اصحاب فرائض سے چہی سگی ہیں ہے

ششم - اخت عینہ و اور پانچ حال

نصف اگر یکے بود و ثلثان دو یا اکثر
 بوند اگر صلبیہ یا صلبیہ ابن اگر چہ فروتر
 بوند نبود عصوبت با برادر خود و اخرا از
 باقی از نصیب بنات یا بنات الابن
 بعصوبت مع غیر یا و محجوبت با بن و
 ابن الابن اگر چہ فروتر بود و باب
 بالاتفاق و سجد نزد امام اعظم رحم
 جس کے پانچ حال ہیں۔ نصف
 اگر ایک ہو۔ ثلثان اگر دو یا زیادہ
 ہوں بشرطیکہ میت کی یا ابن میت کی
 بیٹی یا پوتی موجود نہ ہو۔ عصوبت
 اپنے بھائی کے ساتھ اور باقی
 بطریق عصوبت مع غیر یا اس صورت
 میں جبکہ میت کی بیٹیاں یا پوتیاں اپنا
 حصہ فرض لے لیں۔ محجوب ہوتی ہے۔
 میت کے ابن اور ابن الابن کے
 ساتھ خواہ وہ کتنا ہی دور کا ہو۔
 اور نیز باپ کے ساتھ بالاتفاق
 اور دادا کے ساتھ امام اعظم رحم
 کے پاس۔

اصحاب فرائض سے ساتویں سوتلی ہیں
 جس کے چہہ حال ہیں۔ نصف اگر
 ایک ہو۔ ثلثان دو یا زیادہ ہوں
 بشرطیکہ سگی بہن اور بیٹی اور پوتی
 نہ ہو۔ سدس ایک سگی بہن کے
 ساتھ تکمیل ثلثین کے لئے۔ عصوبت
 اپنے بھائی کے ساتھ کل مال میں
 بشرطیکہ سگی بہن موجود نہ ہو اگر ہو
 تو عصوبت باقی میں۔ اور عصوبت مع غیر

مفتم۔ اخت علائہ و اور اشش حال
 است نصف برائے واحدہ ثلثان
 دو یا اکثر راست اگر اخت عینیہ و بنت
 بنت الابن ہو و سدس یا اخت عینیہ
 واحدہ چہت تکمیل ثلثین و عصوبت
 با برادر خود در جمیع اگر عینیہ ہو و اگر بود
 در باقی۔ و عصوبت مع غیر یا بنات
 یا بنات الابن و محجوبت با بن و ابن الابن
 اگر چہ فروتر باشد و باب و اخ عینی

و یا دو اخوات عینی بالاجماع و سجد
نزد امام اعظم رحمہ

بنات اور بنات الابن کے ساتھ ۔
اور محجوب ہوتی ہے بیٹے پوتے کے
ساتھ خواہ وہ کتنے ہی نیچے درجہ
کا ہو اور نیزاب اور سگا بہائی یا
دوسگی بہنوں سے اور نیز جد صحت سے
امام اعظم رحمہ کے پاس ۔۔۔۔۔

اصحاب فرائض سے اہوین اخیا فی بہن
جس کے تین حال ہیں بالکل اخیا فی بہائی
کی طرح ۔ اخیا فی بہن اور بہائی کی
قسمت اور استحقاق بالکل یکساں
سے مذکور کو مونث پر کوئی فضیلت
نہیں ہے ۔

(دیکھو فرائض شریعی اور
عالمگیری)

ہشتم ۔ از اصحاب فرائض
اخت اخیا فیہ است و اور نیز مثل
اخ اخیا فی بلا تفاوت سہ حال است
برادر و خواہر اخیا فی ہر دو در سمت
و استحقاق برابر اند تفصیل مذکور
بر اثبات نیست ۔ کذا فی فرائض شریعی
عالمگیری ۔

ورثہ کے گروہ دوم عصبات میں
یہ وہ لوگ ہیں جو اصحاب فرائض کے
حصہ کو بعد جو کچھ باقی رہے لیتے ہیں
ان کے دو قسمین ہیں ۔ نسبی اور
سببی ۔

گروہ دوم ۔ از ورثہ عصبات اند
و آن کہ ام کسانند کہ بعد نصیب
اصحاب فرائض آنچه باقی ماند میگردد
و عصبات بر دو نوع اند نسبی و سببی

نسبی کے تین قسم عصبہ نسبیہ
عصبہ بغیرہا ۔ اور عصبہ مع غیرہا ۔

نسبی سے قسم اند عصبہ نسبیہ و عصبہ بغیرہا
و عصبہ مع غیرہا عصبہ نسبیہ مردیت

کہ در نسبتش بسوے میت اثنی داخل
نشد و آن چهار فرقی اند۔

عصبنفسر وہ مرد ہے کہ اوس کے
اور میت کے باہم رشتہ قرابت میں
کسی عورت کا واسطہ نہ ہو۔ اور
وہ چار فرقی ہیں۔

اول۔ جزو میت چون ابن و ابن لابن
اگرچہ فروتر باشد۔

اول جزو میت مثلاً بیٹا۔ پوتا۔
اگرچہ اوس سے نیچے ہو۔

دوم۔ اصل میت چون اب اب لاب
اگرچہ بالاتر باشد۔

دوم اصل میت مثلاً باپ اور دادا
اگرچہ اون سے اونچے درجہ کا ہو
سوم جزو اب میت مثلاً سگے اور
سوئیٹلے بھائی اور اون کے بیٹے
اگرچہ نیچے درجہ کے ہوں۔

سوم۔ جزو اب میت چون اخوت عینی
و علاقائی و ابنائے آنها اگرچہ فروتر
باشند۔

چہارم۔ جزو جد میت چون اعمام عینی
و علاقائی و ابنائے شان بعد اعمام اب
جد و ابنائے شان علی الترتیب
مقدم ترین ایشان فرقی اول است
بعدہ فرقی ثانی بعدہ فرقی ثالث
بعدہ فرقی رابع لیکن در ہر فرقی
ترجیح بقرب درجہ بعدہ بقوت
قرابت با وجود ابن ابن الابن را
و با وجود اب جد را عصوب میت
و با وجود اخ عینی اخ علاقائی را
با وجود عم عینی عم علاقائی محبوب است۔

چہارم جزو جد میت مثلاً سگا اور
سوئیٹلا چچا اور اون کے بیٹے اس
کے بعد باپ اور دادا کا چچا اور اون کے
بیٹے علی الترتیب۔ ان میں سے
سب سے مقدم فرقی اول ہے
اور اوس کے بعد فرقی دوم اور
اوس کے بعد فرقی سوم اور سب سے
اخیر فرقی چہارم۔ لیکن ہر فرقی میں
درجہ کی قربت اور قرابت کی قوت کو
ترجیح ہوگی۔ مثلاً بیٹے کی موجودگی میں
پوتے اور اب کی موجودگی میں جد کو

عصوبت نہیں ہے۔ اور اخ عینی
کی موجودگی میں اخ علاقائی اور عزم
حقیقی کی موجودگی میں عزم علاقائی
محجوب ہے۔

عصبات نسبی کی قسم دوم میں عصبہ بغیر ہا
جس سے وہ عورت مراد ہے
جو عصبہ بنفسہ کے ساتھ عصبہ ہوتی ہے
مثلاً بیٹی اپنے بہائی کے ساتھ
اور سگی بہن اپنے بہائی کے ساتھ
اور سوتیلی بہن اپنے بہائی کے ساتھ
عصبہ ہو جاتے ہیں۔ جو عورتیں نصف
اور ثلثان کی مستحق ہوتی ہیں اپنے
بہائی کے ساتھ عصبہ بغیر ہا ہو کر
تقسیم میں بہن کو ایک اور بہائی کو
دو کی حساب سے شریک ہو جاتی ہیں۔
اور جو عورتیں ذوی الفروض نہیں ہیں
اپنے بہائی کے ساتھ عصبہ نہیں
ہوتی ہیں۔ جیسا کہ بیٹی اور بہن بھی
اپنے اپنے بہائی کے ساتھ عصبہ نہیں
ہوتی ہیں۔ وہ ذوی الارحام سے
ہیں اپنے بہائیوں کے ساتھ کیونکہ
عصبہ ہو سکتی ہیں۔

قسم دوم۔ عصبہ بغیر ہا و آن ز نے
است کہ یا عصبہ بنفسہ عصبہ شود مثلاً
بنت بابر اور خود بنت الابن بابر اور
خود و اخت عینی بابر اور خود و اخت
علاقۃ بابر اور خود عصبہ می شود دو
زنانیکہ مستحق نصف یا ثلثان اند بابر اور
خود یا عصبہ بغیر ہا شدہ لہذا کر ضعف
الانثی می یابند و ز نے کہ ذوی الفروض
نیت بابر اور خود عصبہ نمی شود چون
بنت الاخ و عمہ بابر اور خود عصبہ
نمی شوند و آنہا کہ از ذوی الارحام
بودہ اند بابر اور ان خود یا چگونہ عصبہ
خواہند شد

قسم سوم۔ عصبہ مع غیر ہا و آن زنے
است کہ انچیکہ از فرض زن دیگر
باقی ماند عصبوتاً بکیر و مثل اخت ایانیہ
و علائقہ یا بنت و بنت الابن عصبہ اند۔
عصبات نسبی کی قسم سوم عصبہ مع غیر ہا
یہ وہ عورت ہے جو دوسری عورت
دی فرض کا حصہ لینے کے بعد
جو کچھ باقی رہے اوس کو عصبوتاً
حاصل کرے جیسا کہ سگی اور
سوتیلی بہن بیٹی اور پوتی کے ساتھ
عصبہ ہو جاتی ہیں۔

عصبات کی دوسری نوع عصبہ نسبی ہے
جس سے مراد آزاد کنندہ ہے
جب اوس کے عصبہ نسبی سے
کوئی موجود نہ ہو تو آزاد و شونہ کی
عصبوت کا حق آزاد کنندہ کو پہونچتا ہے
عصبہ نسبی بھی موجود نہ ہو تو آزاد کنندہ
کے عصبات اوسے ترتیب سے جیسا کہ
عصبات نسبیہ میں ذکر کیا گیا ہے
عصبہ ہوں گے۔ عورتیں و لا۔ سے
محروم ہیں بجز اون کے جنہوں نے
آزاد کیا ہو یا اون کے آزاد کردہ
شخص نے کسی دوسرے کو آزاد
کیا ہو یا ایسا ولا جو اون کے حق میں
متقل ہو اہو۔ (دیکھو عالم گیر یاد
شرعی وغیرہ کتب فرائض و کنز و قدوری)

نوع دوم۔ عصبہ نسبی است۔
و آن آزاد کنندہ بندہ چون از عصبہ
نسبی او کہے نیا شد عصبوت آن
آزاد و شونہ آزاد کنندہ برسد و در
صورت نبودن عصبہ نسبی عصبات
آزاد کنندہ بترتیب کہ در عصبات نسبیہ
گزشت عصبہ می شوند زنان از ولا
محروم اند۔ مگر آہا کہ خود آزاد کردہ
باشند یا آزاد کردہ شان کہے را
آزاد کردہ باشد یا ولا کہے کہ متقل
شدہ باشد بطرف شان۔ کذا فی
عالمگیر یہ و شرعی وغیرہ کتب فرائض
و کنز و قدوری۔

نوع سوم - از ورثہ ذوی الارحام
اند۔ ذوی الارحام قرابت رحمی دارند
نه از اصحاب فرائض نه از عصبات
اند وقت بودن فرائض و عصبات
وارث می شوند مگر باز زوج و زوجہ کہ
فرائض سببی اند بعد اخذ فرائض
احد از زوجین باقی می گیرند و بر این
است اتفاق جمهور صحابہ و فقوئے
اصحاب مارح و نزد زیدین ثابت رض
وارث نمی شوند و همین است مختار
مالک و شافعی رحم

ورثہ کی تیسری نوع ذوی الارحام ہیں
ذوی الارحام قرابت رحمی رکھتے ہیں
جو نہ اصحاب فرائض سے ہوتے
ہیں نہ عصبات سے اور ان قسم
کے ورثہ کی عدم موجودگی میں وارث
ہوتے ہیں۔ مگر زوج و زوجہ کے
ساتھ جو ذوی الفروض سببی ہوتے
ہیں احد از زوجین کا حصہ فرائض
لینے کے بعد جو باقی رہے وہ
لے لیتے ہیں۔ اس پر جمہور
صحابہ کا اتفاق ہے اور ہمارے
اصحاب رحم کا فتویٰ بھی یہی ہے۔
زیدین ثابت رض کے نزدیک ذوی الارحام
کو وراثت کا حق ہی نہیں ہے۔
اس کو مالک اور شافعی نے اختیار
فرمایا ہے۔

ذوی الارحام - چار صنف اند
اول کسانیکہ بسوئے میت مشوب
اند مثل اولاد بنات و بنات الابن
دوم آن کسانیکہ میت بسوئے
شان مشوب است مثل اجداد و جدات
فاسدہ - سوم آن کسانیکہ بسوئے

ذوی الارحام کے چار صنف ہیں۔
اول وہ لوگ جو میت سے نسب
رکھتے ہیں جیسا کہ بیٹوں اور پوتیوں
کی اولاد۔ دوم وہ لوگ جن سے
خود میت کو نسبت ہو جیسا کہ اجداد و جدات
اور جدات فاسدہ - سوم وہ لوگ

والدین میت منسوب اند چون اولاد
 اخوات مطلقاً و بنات اخوت مطلق
 و ابنائے اخوت اخیانی چہارم
 آن کسانند کہ بسوئے جدین جدین
 میت منسوب اند مانند عمات مطلقاً
 و اعمام اخیانیہ و احوال و خالات
 مطلقاً و اولاد ایشان - پس
 مقدم ترین از اصناف اربعہ
 بروایت مختار صنف اول است
 بعدہ دوم و بعدہ سوم و بعدہ
 چہارم بترتیب عصبیات است -
 پس از صنف اول مقدم ترین باخذ
 میراث آنست کہ قریب تر میت بود
 مثل بنت البنت اولی است از
 بنت بنت الابن و بنت بنت البنت
 و بصورت برابری در جہر ولد
 وارث از ولد ذی رحم اولی است
 مثلاً بنت بنت الابن اولی است
 از ابن بنت البنت و اگر بیچیک وارث
 نہ بود یا ہر دو وارث ہوند وین
 ہر دو صورت نزد امام ابو یوسف
 اعتبار ابدان فروع است
 خواہ اصل شان در صفت

جو والدین میت سے نسبت رکھتے
 ہوں جیسا کہ بہنوں کی اولاد اور
 بہائیوں کی لڑکیاں - اخیانی بہائیوں
 کے بیٹے - چہارم وہ لوگ جو جدین
 اور جدین سے نسبت رکھتے ہوں
 جیسا کہ پہوپہی - اخیانی چچا - ماموں
 اور خالہ اور ان سب کی اولاد -
 پس عصبیات کی طرح ان چاروں
 اصناف میں سے بروایت مختار
 صنف اول مقدم ہے اوس کے
 بعد صنف دوم اور اوس کے بعد
 صنف سوم اور اوس کے بعد صنف چہارم
 صنف اول میں ہیں وہی لوگ میراث
 پانچمے میں حسب سے مقدم ہیں جو
 میت سے قریب تر ہوں جیسا کہ
 نواسی ادلی ہے پوتی کی بیٹی - اور
 نواسی کی بیٹی سے - اگر درجہ میں
 برابر ہوں تو ولد ذی رحم سے
 ولد وارث ادلی ہوگا - جیسا کہ
 پوتی کی بیٹی ادلی ہے نواسی کی بیٹی
 سے - اگر اون میں سے کوئی ایک
 ولد وارث نہ ہو یا دونوں ولد وارث
 ہوں تو ان دونوں صورتوں میں

ذکور و انوثت منفق باشند
یا مختلف و نزد امام محمد رحمہ وقت
اتفاق صفت اعتبار فروع است
چون بنت البنت و ابن البنت
و عند الاختلاف اعتبار اصول
راست - چون ابن بنت البنت
و بنت ابن البنت کہ نزد امام ابو یوسف
باعتبار فروع مسئلہ از سہ است
دو ابن بنت البنت را و یک
بنت ابن البنت راست و نزد امام محمد رحمہ
نیز مسئلہ از سہ اما تقسیم باعتبار
اصول عکس اول است - یعنی
دو بہ بنت ابن البنت و یک
با بن بنت البنت راست پس احوال
ہر یک مفصلاً از جدول اول مثلث
ہر یک صنف کہ ترتیب یافتہ است
معلوم خواہد شد -

دو ہمچنین و قتیکہ اولاد بناث بطون
مختلفہ باشند نزد امام محمد رحمہ
صفت اصول و عدد فروع

امام ابو یوسف رحمہ کے نزدیک فروع
موجودین کی تعداد کا اعتبار کرنا
چاہئے - خواہ ادن کے اصول صفت
ذکور و انوثت میں منفق ہوں یا
مختلف - اور امام محمد رحمہ کے
دیک فروع کا اعتبار اس وقت
کرنا چاہئے جبکہ ادن کے اصول
صفت ذکور و انوثت میں منفق ہوں
جیسا کہ نو اسی اور نو اسہ اگر اختلاف
ہو تو اصول کا اعتبار کرنا چاہئے -
جیسا کہ نو اسی کا بیٹا اور نو اسہ کی بیٹی
موجود ہو تو امام ابو یوسف رحمہ کو نزدیک
باعتبار فروع کے $\frac{1}{2}$ نو اسی کا بیٹا
پائے گا $\frac{1}{2}$ نو اسہ کی بیٹی کو دیا جائیگا
اور امام محمد رحمہ کے نزدیک باعتبار
اصول $\frac{1}{2}$ نو اسہ کی بیٹی اور $\frac{1}{4}$
نو اسی کا بیٹا پائے گا - پس ہر ایک
کا تفصیلی حال ہر ایک صنف کی
جدول مثلث سے جو علیحدہ مرتب
ہے معلوم ہو سکتا ہے -

اسی طرح جبکہ بیٹوں کی اولاد - بطون
مختلفہ سے ہوں تو امام محمد رحمہ کے
دیک صفت اصول اور نیز بطون

مختلف کی تعداد فروغ کا اعتبار
کیا جاتا ہے۔ پس سب سے پہلے
اوس بطن پر جس میں اختلاف واقع
ہو اس طرح تقسیم کرنا چاہئے کہ
مرد کو عورت کے دو چنڈے۔
اس کے بعد ذکور اور انات کا
علحدہ علیحدہ طائفہ ٹھہرا کر
لذکر ضعف الانثی کے مطابق تقسیم
کر دینا چاہئے جس طرح اون کی
اولاد کی حالت ہو طائفین کے
حصہ کو تقسیم کر کے اون کے فروغ
کو دیدینا چاہئے بشرطیکہ درمیانی
اصول میں ذکور و انات کا
اتفاق ہو۔ ورنہ اسی طرح حالت
اتفاق تک عمل کرنا چاہئے۔ اور
امام ابو یوسفؒ کی نزدیک فروغ پر لحاظ
اون کی تعداد اور ذکور و انات
کے تقسیم کرتے ہیں حسب قاعدہ
لذکر ضعف الانثی۔

اسی طرح اگر بعض ذوجہات اور
بعض ذوجہات ہوں تو امام ابو یوسفؒ
فروغ کو باعتبار جہات کے فرض
کر لیتے ہیں۔ اور امام محمدؒ کے

مختلف البطن را اعتبار است
پس ابتدا بر اول بطنی که در آن
اختلاف واقع است لذکر ضعف الانثی
انقسام خواهد یافت۔ بعدہ ذکور
راطائفہ علیحدہ و انات راطائفہ
علحدہ اعتبار کر دہ لذکر ضعف الانثی
تقسیم کنند۔ چنانکہ در اولاد
شان واقع شدہ نصیب طائفین
را تقسیم نموده بفروغ ہر یکے
برسانند بشرطیکہ اصول متوسطہ
متفق باشند والا ہذا حاصل
اتفاق و نزد امام ابو یوسفؒ باعتبار
عدد رؤس فروغ ذکور و انات
را تقسیم نمایند لذکر ضعف الانثی۔

و همچنین اگر بعض ذوجہات و بعض
ذوجہات باشند نزد امام ابو یوسفؒ
جہات را باعتبار فروغ اعتبار
می کنند۔ و نزد امام محمدؒ

اعتبار جہات بر اصول اعتبار
می کنند چنانچہ احوال ہر یک
از جہ اول مثلث ایشان مفصلاً
معلوم خواہد شد و از صنف دوم
ہر کہ قریب تربیت بود خواہ قرأتش
از جانب پدر باشد یا مادر چون
اب الام کہ اولی است از
اب ام الام و اب ام الاب
اگر ہر دو در قرابت برابر باشند
نزد ابی سہیل فرایضی منسوب
بوارث اولی است از غیر آن۔
و نزد ابوسلیمان جرجانی این نسبت
را درین محل اعتبار نیست۔ ہمین
قول صحیح تر است و اگر ہر دو وارث
اند بعضی ابوہ و بعضی امیہ
باشند ثلثان ابوہ را و ثلث
امیہ را میرسد و اگر در صفت
ذکورت و انوشت متفق و در جہت
قرابت ہم متحد باشند ترکہ بر ابدان
آنها باعتبار ذکورت و انوشت اثلاً
منقسم خواہد شد و اگر در صفت
ذکورت و انوشت مختلف باشند
و قرابت متحد بود ترکہ بر اعلیٰ لفظی کہ

نزدیک جہات کا اعتبار بلحاظ اصول
کے کرتے ہیں جیسا کہ ہر ایک کی
حالت ہر ایک صنف کی جدول
مثلث سے تفصیل کے ساتھ
معلوم ہو سکتی ہے۔ اور صنف دوم
سے جو شخص میت کے ساتھ
قرابت میں قریب تر ہو خواہ قرابت
باپ کی جانب کی ہو یا ماں کی جانب
کی ہو۔ جیسا کہ ماں کا باپ
اولیٰ ہے تانی کے باپ سے
اور نیز دادی کے باپ سے۔
اگر دونوں قرابت میں برابر ہوں
تو ابوسہیل فرایضی کے نزدیک
وہ شخص اولیٰ ہے جو وارث سے
منسوب ہو بمقابلہ اس شخص کے
جو غیر وارث سے منسوب ہو۔
اور ابوسلیمان جرجانی کے نزدیک
اس موقع پر نسبت مذکور کا کوئی
اعتبار نہیں ہے۔ یہی قول صحیح تر
ہے۔ اگر دونوں وارث ہوں
اور ادا میں سے بعض ابوہ
ہوں اور بعض امیہ تو دو ثلث
ابوہ کو اور ایک ثلث امیہ کو

در ان اختلاف واقع است
منقسم ساخته ہر دو را طائفین
سازند چنانکہ در صنف اول گزشت
عمل نمایند و حکم صنف سوم مثل
صنف اول است و مقدم در میراث
قریب تربیت است -

دیا جاتا ہے - اگر صفت ذکوریت و
انوثیت میں متفق اور جہات قرابت
میں بھی متحد ہوں تو ترکہ کی تقسیم
اون کی تعداد پر باعتبار ذکوریت و
انوثیت کے اثلاً ثانیاً عمل میں آئے گی -
اگر وہ صفت ذکوریت و انوثیت میں
مختلف ہوں اور قرابت متحد ہو -
تو ترکہ اوس اعلیٰ بطن پر تقسیم کیا
جائے گا جہاں اختلاف واقع ہوا ہے
یعنی اوسی طرح دو طائفہ کرنا چاہئے
جیسا کہ صنف اول میں ذکر کیا گیا ہے
اور صنف سوم کا حکم بھی صنف اول کی
طرح ہے اور وہی شخص میراث پانے
میں مقدم سمجھا جاتا ہے جو میت کے
ساتھ قریب کا رشتہ رکھتا ہو -
اگر درجہ قرابت میں مساوی ہوں
تو ولد عصبہ مقدم ہوگا ولد ذی رحم
پر جیسا کہ پہلے کی بیٹی مقدم ہے
بہا بنی کے بیٹے پر خواہ اخیانی ہو
یا علاقائی - اگر دونوں اخیانی ہوں
تو امام ابو یوسف رحمہ کے نزدیک تعداد
فروع پر لند کر ضعف الانثی کے مطابق
اثلاً ثانیاً تقسیم ہوگی اور امام محمد رحمہ کے

و اگر درجہ قرابت مساوی باشند
ولد عصبہ مقدم است بر ولد ذی رحم
چون بنت ابن الاخ کہ مقدم است
بر ابن بنت الاخت اخیانی باشد
یا علاقائی و اگر ہر دو اخیانی اندر
امام ابو یوسف رحمہ ترکہ برابر ان
فروع لند کر ضعف الانثی اثلاً ثانیاً
منقسم است و نزد امام محمد رحمہ باعتبار

نزدیک اس وجہ سے کہ اون کے اصول بلا لحاظ ذکور و انوث کے مساوی حق رکھتے ہیں اون کے فروغ کو بھی باعتبار اصول کے بالمناصفہ حصہ دیا جاتا ہے۔ اگر اون میں کوئی ولد عصبہ یا ذی فرض نہ ہو یا سب کے سب ہوں تو ابو یوسف رحمہ کے پاس ولد اقویٰ کا حق بمقابلہ اضعف کے مقدم ہوتا ہے۔ اور امام محمد رحمہ کے پاس باعتبار حال اصول کے فروغ پر تقسیم کی جاتی ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔

صنف چہارم میں مامون۔ خالہ۔ پوچی۔ خیانی۔ حجاز۔ داخل ہیں جس میں سوا اگر کوئی منقرض ہو تو وہ کل مال کا مستحق ہوگا۔ اگر متعدد ہوں اور قرابت ابوہ اور امیہ میں متحد ہوں تو قویٰ القرابت کو اضعف پر تقدم حاصل ہے خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جیسا کہ سگی پوچی مقدم ہے سویلی پر اور سویلی خیانیہ پر۔ اگر قرابت میں مساوی ہوں تو مذکر کو مؤنث کا دو چند ملیگا۔ جیسا کہ مامون اور خالہ

حال اصول بر فروغ بھیت مساوی ذکر و اناث ایشان در قسمت انصافاً تقسیم خواهد یافت و اگر کسی از ایشان ولد عصبہ یا ذی فرض نیست یا ہمہ اندرین صورت نزد ابو یوسف رحمہ ولد اقویٰ مقدم است بر اضعف و نزد امام محمد رحمہ باعتبار حال اصول بر فروغ انقسام یا بدو علیہ الفتویٰ

و از صنف چہارم از احوال حالات و عحات مطلقاً و اعمام اخیا فیہ منقرض یافتہ شود و مستحق جمیع مال است اگر مجتمع باشند و در جہت قرابت ابوہ و امویہ متحد اند پس قویٰ القرابت مقدم است بر اضعف ذکر باشد یا انثی۔ چون عمہ عینیہ مقدم است بر علائقہ و علائقہ بر اخیا فیہ و اگر در قرابت مساوی اند ذکر بر اضعف الانثی چون خال و خالہ مطلقاً و اگر در قرابت متحد نیستند۔ بلکہ بعض ابوہ اند و

بعض امیہ پس ثلثین ابو یہ را وثلث
امیہ را دہند و حکم اولاد اینہا مثل
صنف اول است پس ترجیح بقرب
درجہ از ہر جہت کہ باشند و اگر در قرب
درجہ برابر اند و جہت قرابت ہم متحد است
پس قوت قرابت را اعتبار است چون
ولد عمہ عینیہ کہ مقدم است بر ولد عمہ
علائیہ و نیز از بنت عم علاقہ چہ کہ
قوت قرابت بہ ولد عمہ عینیہ زیادہ تر است
و آن بر ولد عم و عمہ انجافی و اگر در قرب
درجہ و قوت برابر باشند و جہت قرابت
ہم متحد بود و ولد عصبہ اولی است از غیر
آن چون بنت عم کہ اولیت دارد از
بنت عمہ و اگر جہت قرابت مختلف بود
ثلثین ترکہ اقربائے ابو یہ را وثلث
آن اقربائے امیہ را دہند و آنچه کہ
بہر فریق رسد نزد امام ابو یوسف رج
بر اہد آن فروع منقسم است و نزد
امام محمد رجہ بر اول بطنی کہ در آن
اختلاف واقع است منقسم سازند
چنانکہ در صنف اول گزشتہ - در
صورت نبودن صنف چہارم و اولاد
آنها مرا خوال و خالات و عمات

اگر قرابت میں متحد نہ ہوں بلکہ بعض
ابو یہ ہوں اور بعض امیہ تو وثلث
ابو یہ کو اور ایک ثلث امیہ کو دیا
جائے - اور ان کی اولاد کے
احکام صنف اول کی طرح ہے تو
قرب درجہ کے لحاظ سے خواہ کسی
جہت سے ہو ترجیح دیجاو گی - اگر
قرب درجہ میں برابر ہوں اور قرابت
کی جہت یا جہات ہی متحد ہوں تو قوت
قرابت کا اعتبار کیا جائیگا - جیسا کہ
حقیقی پہو پہی کی اولاد مقدم ہوگی
سو تیلی پہو پہی کی اولاد پر اور نیز
سو تیلے چچا کی بیٹی پر اس لئے کہ
حقیقی پہو پہی کی اولاد میں قوت قرابت
اون دونوں کے مقابلہ میں زیادہ ہے
اگر قرب درجہ اور قوت قرابت میں برابر
ہوں اور جہات قرابت ہی برابر ہوں
تو ولد عصبہ دوسرے پر اولی ہوگا
جیسا کہ چچری بہن کو پہو بہیری بہن پر
تفوق ہے - اگر جہات قرابت مختلف
ہوں تو ترکہ کے وثلث اقربائے ابو یہ
کو ایک ثلث اقربائے امیہ کو دین اور
اس طور پر ہر ایک فریق کو جس قدر

مطلقاً و اعمام اخیانیہ ابوبین میت راست
و بعد او با و لا و آہنا اے غیر النہایت
پر ترتیب عصبات - من فتاویٰ عالمگیری
و شریفی وغیرہ کتب فرائض -

دیا جاتا ہے وہ امام ابو یوسف رحمہ کی
نزدیک ابدان فرمے پر تقسیم کر دیا جاتا ہے
اور امام محمد رحمہ کے نزدیک اس بطن
اول پر جس میں اختلاف واقع ہو تقسیم
کرنا چاہئے جیسا کہ صنف اول میں
بتایا گیا ہے -

صنف چہارم کے لوگ اور اون کی اولاد
موجود نہ ہو تو احوال و حالات و دعوات کو
اور اعمام اخیانیہ ابوبین کو اور اون کے
بعد اون کی اولاد کو خواہ وہ کتنے ہی
دور کے ہوں ترتیب عصبات کی
طرح ترک ملیگا - (دیکھو فتاویٰ عالمگیری
و شریفی وغیرہ کتب فرائض)

موانع ارث

موانع ارث چہار اند - اول رق کامل
باشد یا ناقص - رق کامل - مثل
غلام خالص کہ پہنچ نوع و ران سبب
آزادی نباشد - رق ناقص مثل
مکاتب و مدبر و ام ولد - دوم قتل
مورث ظلماً عہد باشد یا شبہ عہد
یا خطا و ورین مکلف بودن قاتل شرط
است - سوم اختلاف دین مثلاً مسلم
و کافر - چہارم - اختلاف دار حقیقتہ

موانع ارث چارہین - اول رق کامل
ہو یا ناقص - رق کامل - مثل
غلام خالص جس میں کسی طرح بھی
آزادی کا کوئی سبب نہیں ہوتا -
رق ناقص مثل مکاتب و مدبر و ام ولد
دوم قتل مورث ظلماً خواہ بالبعد ہو یا
شبہ عہد یا خطا - ان تمام صورتوں میں
قاتل کا مکلف ہونا شرط ہے - سوم
اختلاف دین مثلاً مسلم و کافر

چون ذمی و حر بنی و حکماً چون ذمی مستان
اختلاف دار و حق کا فراست نہ و حق مسلم
من فرائض عالمگیری و شریفی وغیرہ
کتب فرائض۔

چہارم اختلاف دار۔ خواہ حقیقتہ
ہو جیسے کہ ذمی اور حر بنی خواہ حکماً
ہو جیسے ذمی اور مستان۔ اور
اختلاف دار کا فرک حق میں مانع ارث ہے
نہ کہ مسلم کے حق میں (دیکھو فرائض
عالمگیری و شریفی وغیرہ کتب فرائض)

در بیان حجب و آن بر دو نوع است
حجب حرمان۔ حجب نقصان۔
حجب حرمان و آن مبنی بر دو اصل
است اول آنکہ شخصہ کہ نسبتش
بسوسے میت بواسطہ دیگری باشد
و آن دیگر استحقاق جمیع ترکہ بسبب
واحد دار و یا سبب ارث ہر دو
متحد بود آن شخص با وجود آن دیگر
محبوب است مثل ابن الابن باین
و اخوة و اخوات باب و ام الامہ
ام و در ابن و ابن الابن
استحقاق جمیع ترکہ بسبب واحد و اتحاد
سبب ارث ہر دو موجود است۔
و در اخوة و اب اول فقط و در ام
وام الام ثانی فقط۔ اما عدم حجب
اولاد ام بام بسبب نبودن ام مستحق

حجب کی دو قسمین ہیں۔ حجب حرمان
حجب نقصان۔ حجب حرمان دو اصل
پر مبنی ہے۔ اول یہ کہ جس شخص کی
نسبت میت کے جانب دوسرے
شخص کے واسطہ کے ساتھ ہو
اور وہ دوسرا شخص تنہا ہونے کی
صورت میں کل ترکہ پاسکتا ہو یا دونوں
کا سبب ارث واحد ہو وہ شخص
اوس دوسرے شخص کی موجودگی
میں محبوب ہے۔ جیسے کہ پوتا
بیٹے کی موجودگی میں اور بہائی اور بہن
باپ کی موجودگی میں اور نانی مان
کی موجودگی میں۔ اس لئے کہ
بیٹا اور پوتا تنہا ہونے کی صورت میں
ارث کے متحد ہونے کی وجہ سے کل
ترکہ کا استحقاق رکھتے ہیں اور

جميع ترك بسبب واحد وعدم اتحاد
سبب ارث است -

بہائی اور باپ میں صرف اول اور
مان اور نانی میں صرف دوم - لیکن
انیائی بہائی بہن کا مان کی موجودگی
میں محجوب نہ ہونا اس وجہ سے ہے
کہ مان جمیع ترک کی مستحق ہیئت واحد
نہیں ہو سکتی اور نیز سبب ارث بھی
متحد نہیں ہے -

دوم جب نقصان جو پانچ اشخاص کیلئے ہے
ہے زوجین - مان - پوتی اور
سوتیلی بہن جیسا کہ ہر ایک شخص
کے حالات میں تفصیل کے
ساتھ ذکر کیا گیا ہے - جو شخص
جب حرمان اور نقصان سے
متاثر ہوتا ہے وہ دونوں صورتوں
میں دوسرے کا حاجب ہو سکتا ہے
بخلاف شخص محرم کے جیسا کہ
کافر اور قاتل اور رقیق ہمارے
علماء رحم کے پاس دوسرے کے
حاجب نہیں ہو سکتے - بخلاف
ابن معصود رضی کو پاس سبب نقصان
حاجب ہو سکتے ہیں اور دوسری
روایت کی رو سے سبب حرمان بھی
(دیکھو فرائض عالم گیری و شریفی)

دوم جب نقصان و آن پنج کس است
زوجین و ام و بنت الابن و اخت و علاتہ
چنانکہ در حالات ہر یکہ بہ تفصیل گذشت
و حاجب سبب حرمان و نقصان بالاجماع
بہر دو سبب حاجب دیگرے می شود
بخلاف محرم مثلاً کافر و قاتل و رقیق
نزد علمائے ما حاجب دیگرے نمی شود
بخلاف ابن معصود رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاجب میشود سبب نقصان و بروایتی
سبب حرمان نیز گذشت فی فسر الفرض
عالمگیری و شریفی و سراجی و غیرہ
کتب فرائض -

وسراجی وغیرہ کتب فرائض)

در بیان مخارج فروض

مخرج عبارت است از اقل عددی کہ از ان آن کسر برآید۔ و آن فرض برد و نوع است اول نصف و ربع و ثمن۔ دوم ثلثان و ثلث و سدس۔ پس آن فرض در مسائل فردی یافتہ شود مخرج ہر یکے مسمی آن است الا نصف کہ مخرجش دو است۔ و در صورت مختلط از نوع واحد مثلاً اختلاط نصف باریع مخرج آن اربعہ است و چون نصف یا ثمن شمانیہ۔ و چون ثلثان یا ثلث ثلاثہ و ثلثان یا ثلث باسد جمع شود ستہ است۔ و نصف از نوع اول با کل یا بعض نوع ثانی مجتمع شود مخرج آن ستہ است و باختلاط ربع از نوع اول با کل یا بعض نوع ثانی مخرج آن اثناعشر است و بصورت اجتماع ثمن از نوع اول با کل یا بعض از نوع ثانی مخرج آن اربعۃ عشرین است۔ من فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب فرائض۔

مخرج سے وہ چھوٹی سی چھوٹی عدد مراد ہے جس سے وہ کسر نکل سکے۔ فرض کے کسور کی دو نوع ہیں۔ اول آدھا۔ چوتھائی۔ اٹھوان۔ دوم دو تہائی۔ ایک تہائی اور چھٹا۔ پس جن مسائل میں دن فرض میں سے کوئی ایک کسر واقع ہو اسکا مخرج اوسی کسر کا مسمی ہوگا۔ بجز نصف کے جکا مخرج دو ہے۔ اگر ایک ہی نوع کے کسور باہم جمع ہوں مثلاً آدھا۔ چوتھائی کے ساتھ ہو تو اوس کا مخرج چار ہوگا اگر آدھا اور اٹھوان جمع ہو تو اوس کا مخرج آٹھ۔ اگر دو تہائی ایک تہائی کے ساتھ تو تین۔ اور دو تہائی یا ایک تہائی اگر سدس کے ساتھ جمع ہو تو چھ۔ مخرج ہوگا۔ اگر نوع اول سے نصف نوع ثانی کے کل یا بعض کے ساتھ جمع ہو تو دن کا مخرج چھ ہو۔ اگر نوع اول سے ربع نوع ثانی کے کل یا بعض کسور کے ساتھ جمع ہو تو

اوس کا مخرج بارہ ہوگا۔ اگر
نوع اول سوٹن نوع ثانی کے کل یا
بعض کسور کے ساتھ شامل ہو تو
اون کا مخرج ۲۴ ہوگا۔ (دیکھو
فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب فرائض

دربیان عول

دربیان عول۔ و آن عبارت است
از از دیا و مخرج بجز وی از ان
وقتیکہ فرض مجتمعه را و فائکند
تا نقصان در سهام جمیع و ثابرا بر حصہ
ہر یک باشد و در مخرج از مخارج سببہ
کہ اشین و ثلاثہ و اربعہ و ثمانیہ است
حاجت بعول نمی افتد و در سہ مخرج
کہ ستہ و اثنا عشر و اربعہ عشرین
در بعض صور عول می شود پس ستہ
تا عشر و ترا و شفعاً عول می شود و اثنا عشر
تا سبعتہ عشر و ترا عول می شود و اربعہ
عشرین تا سبعتہ عشرین عول می شود
کذا فی عالمگیریہ و شریفی۔

عول سے مراد یہ ہے کہ فرض کے
زائد جمع ہونے کی وجہ سے مخرج
کسی قدر بڑھ جائے اور اوس کی
وجہ سے تمام ورثہ کے سهام میں
ہر ایک کے حصہ کے مناسبت سو
کمی واقع ہو جائے۔ سات مخارج
میں سے جو ۲ و ۳ و ۴ و ۸ سے
عول کی ضرورت ہی واقع نہیں ہوتی
اور تین مخارج میں سے جو ۶ و ۱۲
و ۲۴ ہے بعض صورتوں میں عول
ہوتا ہے یعنی ۶ کا عول آٹک ہوتا ہے
طاق بھی اور جفت بھی۔ اور ۱۲ کا
عول ۴ آٹک صرف طاق میں۔
اور ۲۴ کا عول ۲ آٹک (دیکھو
فرائض عالمگیریہ و شریفی)

و چہار اصل

کہ عول نہی شوند این است - اصل
اول مثلاً اگر میت گزارد زوج و
اخ را یا اخت عینہ یا علائقہ و زوج
را مسئلہ از دو است -

و اصل دوم چون میت گزارد مادر
و برادر را یا دو خواہر عینہ و
دو اخیانیہ و یا دو خواہر علائقہ و
دو اخیانیہ را یا دو خواہر عینہ و
برادر علائقہ را مسئلہ از سہ می شود
اصل سوم اگر میت گزارد ام و
اب و زوجہ را یا ابن و زوجہ را
یا زوجہ و خواہر عینہ و اخ علائقہ
را مسئلہ از چہار می شود -

اصل چہارم چون میت گزارد ابن
و زوجہ را - یا زوجہ و بنت و اخ عینہ
یا علائقہ را یا زوجہ و بنت و اخت
عینہ یا علائقہ را مسئلہ از ہشت
می شود من فرائض فتاوی عالمگیری
و شریعی و کنز و قدوری و غیرہ)

و سہ اصل

کہ عول می شوند این است - اصل اول

وہ چہار اصل جن مین عول نہیں ہوتا
یہہ مین اول یہہ کہ اگر میت نے
ورشہ مین شوہر اور بہائی کو یا
سگی بہن یا علائقہ بہن اور شوہر کو
چھوڑا ہو تو مسئلہ دو سے ہوگا
دوم یہہ کہ میت نے مان اور بہائی
کو یا دو سگی بہن اور دو اخیانی بہن
یا دو علائقہ بہن اور دو اخیانی بہن
کو یا دو سگی بہن اور علائقہ بہائی
کو چھوڑا ہو تو مسئلہ سہ سے ہوگا -
سوم یہہ کہ اگر میت نے مان اور
باپ اور زوجہ کو یا بیٹا اور شوہر کو
یا زوجہ اور سگی بہن اور علائقہ بہائی
کو چھوڑا ہو تو مسئلہ چار سے ہوگا
چہارم یہہ کہ میت نے ابن اور زوجہ
کو یا زوجہ اور بیٹی اور سگاہائی یا
علائقہ بہائی کو یا زوجہ اور بیٹی اور سگی
یا سوتیلی بہن کو چھوڑا ہو تو مسئلہ
۸ سے ہوگا - (دیکھو فرائض عالمگیری
و شریعی و کنز و قدوری و غیرہ)

تین اصل جن مین عول ہوتا ہے

یہہ بین کہ اول یہہ کہ اگر میت نے
 دوسگی یا علانی بہنیں اور شوہر کو
 یا شوہر اور سگی یا سوتیلی بہن اور
 اخیانی کو یا دوسگی بہنیں اور دواخیانی
 اور مان کو چھوڑا ہو تو مسئلہ ۶ یا ۷ سم
 ہوگا۔ اگر میت نے دوسگی بہنیں
 یا دوسوتیلی بہنیں اور ایک اخیانی بہن
 اور زوج کو یا سگی بہن اور شوہر اور
 دواخیانی کو یا شوہر اور مان اور
 دوسگی بہنوں کو چھوڑا ہو تو مسئلہ
 ۸ تک ہو سکتا ہے۔ اگر میت نے
 دوسگی بہنوں یا دوسوتیلی بہنوں اور
 شوہر اور دواخیانی کو یا شوہر اور
 مان اور ایک سگی بہن اور دواخیانی
 کو چھوڑا ہو تو مسئلہ ۹ تک ہو سکتا ہے
 اگر میت نے دوسگی بہن یا دوسوتیلی بہن
 اور دواخیانی اور مان اور شوہر کو
 چھوڑا ہو تو مسئلہ ۱۰ تک عول کر سکتا ہے
 جس کو مسئلہ تشریح کہتے ہیں۔
 دوم یہہ کہ اگر میت نے دہنت اور زوج
 اور مان کو یا زوجہ اور مان اور
 سگی یا سوتیلی بہنوں کو یا زوجہ اور
 مان اور ایک سگی یا سوتیلی بہن کو

مثلاً اگر میت گزار د و خواہر عینیہ
 یا علانیہ و شوہر را یا شوہر و اخت عینیہ
 یا علانیہ و اخیانی را و یا د و اخت عینیہ
 و د و اخت اخیانیہ و ام را مسئلہ از شش یا
 ہفت می شود۔ و اگر میت گزار د
 و د و اخت عینیہ یا علانیہ و یک اخیانی
 و زوج را و یا د و اخت عینیہ و زوج و
 د و اخیانیہ را یا زوج و ام و
 د و اخت عینیہ را مسئلہ تا ہشت می شود
 و اگر میت گزار د۔ و خواہر عینیہ یا علانیہ
 و زوج و د و اخیانیہ را یا زوج و ام
 و یک خواہر عینیہ و د و اخیانیہ را
 مسئلہ تا نہ می شود۔

و اگر میت گزار د۔ و خواہر عینیہ یا علانیہ
 و د و اخیانیہ و ام و زوج را مسئلہ تا دہ
 می شود عول و این مسئلہ را تشریح
 نامند۔

و اصل دوم مثلاً اگر میت گزار د
 و دہنت و زوج و ام را یا زوجہ و اخت عینیہ
 یا علانیہ را یا زوجہ و ام و یک اخت عینیہ
 یا علانیہ را مسئلہ د و آزدہ تا سیرہ می شود

چھوڑا ہو تو مسئلہ ۱۲ کا ۱۳ تک
حول کرتا ہے۔

اگر میت نے دوسکی بہن اور دو اخیانی
اور زوجہ کو یا زوجہ اور سکی بہن
یا علاقہ بہن اور دو اخیانی اور مان
کو یا دوسکی یا سوتیلی بہن اور ایک
اخیانی اور زوجہ اور مان کو یا
دوسکی بہن اور ایک اخیانی اور
زوجہ اور جسدہ کو چھوڑا ہو تو
مسئلہ ۱۵ تک ہوتا ہے۔

اگر میت نے زوجہ دوسکی یا سوتیلی بہن
اور دو اخیانی اور مان کو چھوڑا
ہو تو مسئلہ ۱۷ تک ہوتا ہے

سوم یہ کہ اگر میت نے زوجہ اور
بیٹیاں اور مان اور باپ کو چھوڑا ہو تو مسئلہ
۲۲ کا ۲۴ تک حول کر جاتا ہے۔ اس
مسئلہ کو مسئلہ نمبر یہ کہتے ہیں۔
(دیکھو فتاویٰ عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

ابین ورثہ تقسیم ترکہ میں کسر واقع
ہو تو دو عدد دون کے باہمی نسبت کے
دریافت کرنے کے بغیر تقسیم کا عمل
صحیح نہیں ہو سکتا۔ وہ نسبتیں چار ہیں

اگر میت گزار دو دو اخت عینہ و
دو اخیانیہ و زوجہ را یا زوجہ و اخت عینہ
یا علاقہ و دو اخیانیہ و ام را یا دو اخت عینہ
یا علاقہ و یک اخیانیہ و زوجہ و ام را
یا دو اخت عینہ و یک اخیانیہ و زوجہ
وجہہ را مسئلہ تا پانزدہ می شود۔

اگر میت گزار دو زوجہ و دو اخت عینہ
یا علاقہ و دو اخیانیہ و ام را مسئلہ
تا ہفدہ می شود۔

و اصل سوم مثلاً اگر میت گزار دو زوجہ
و نسبتین و ابوین را مسئلہ سبب و چہار
تا بست و ہفت می شود۔ و این مسئلہ
را نمبر یہ خوانند۔ کذا فی فتاویٰ
عالمگیری وغیرہ کتب فرائض۔
و در باب شناختن

نسبت و وعدہ چون در تقسیم ترکہ میان
ورثہ کسر ظاہر شود بے دریافت
نسبت میان وعدہ و تقسیم درست
نمی شود و آن بر چہار وجہ است

تمائل و تداخل و توافق و تباین پس
اگر دو عدد متساوی باشند مثل
دو دو و دو چار چار و ہشت ہشت
و پنج پنج تماثل خوانند و اگر عدد
اقل اکثر عدد را بدفعیتین یا بدفعات
فنا نماید تداخل خوانند۔ و اگر اقل
عدد اکثر عدد را فنا نماید بلکہ عدد
ثالث غیر واحد ہر دو را فنا نماید
توافق نامند۔ اگر عدد ثالث دو باشد
توافق بالنصف و اگر سه باشد توافق
بالثلث و علی ہذا عدد ثالث چہار
یا پنج ہر قدر کہ باشد تعبیر آن عدد
ثالث می کنند مثلاً شش و ہشت
باشد تعبیر بہ توافق بالثلث و اگر
شش و نہ باشد توافق بالثلث می نمایند
اگر عدد ثالث یک باشد تباین می خوانند
مثلاً چہار پنج و چہار و نہ و یکہ
علمائے این فن در اصول ثلثہ
نسبت تداخل را در بعض وقت
داخل تماثل حکمی می نمایند اگر
رؤس قلیلہ و سهام کثیرہ ہند و
گاہے تداخل را داخل توافق حکمی
می نمایند۔ و قتیکہ رؤس کثیرہ

تماثل۔ تداخل۔ توافق اور تباین
اگر دو عدد بالکل مساوی ہوں تو
جیسا کہ ۲-۵-۱۲ اور ۴-۱۴-۲۸
اور ۸-۲۰-۴۰ اور ۵-۱۵-۳۰ تو ان میں
تماثل کی ہوتی ہے۔ اگر چھوٹی عدد
بڑی عدد کو دو مرتبہ یا زیادہ مرتبہ
فنا کر سکے تو اس کو تداخل کہتے ہیں
اگر چھوٹی عدد بڑی عدد کو فنا کر سکے
بلکہ ایک تیسری عدد بجز ایک عدد
کے فنا کر سکے تو اس کو توافق کہتے ہیں
اگر وہ تیسری عدد ۲ ہو تو توافق
بالنصف۔ اور اگر ۳ ہو تو توافق
بالثلث۔ اسی طرح اگر تیسری عدد
۴ یا ۵ یا جو کچھ ہو تو اس کو
اوسے عدد کے مناسبت سے
موسوم کریں گے۔ مثلاً ۶ و ۸ ہو تو
اس کو توافق بالثلث اور اگر ۹ و ۱۲ ہو تو
توافق بالثلث کہیں گے۔ اگر تیسری
عدد ۱۰ ہو تو اس کو تبائن سے
موسوم کریں گے۔ جیسا کہ ۴ و ۸
اور ۶ و ۱۲۔ واضح ہو کہ اس علم کے
علما اصول ثلثہ میں تداخل کے
نسبت کو بعض وقت تماثل حکمی سے

وسہام قلیلہ باشند۔

موسوم کرتے ہیں۔ بشرطیکہ تعداد ورثہ کم اور مقدار سہام زیادہ ہوں بعض وقت تداخل کو توافق حکمی میں داخل کرتے ہیں بشرطیکہ تعداد ورثہ زیادہ اور مقدار حصص کم ہو۔

تصحیح ورثہ کے سات اصول ہیں۔ جن میں سے تین بلحاظ نسبت ثلثہ کے ہیں جیسا کہ تماثل اور توافق اور بتایں کی نسبت تعداد حصص اور تعداد ورثہ کے بائیں ہو۔ اور چار اصول بلحاظ نسبت چارگانہ کے ہیں جیسا کہ تماثل اور تداخل اور توافق اور بتایں کی نسبت ہو بائیں تعداد ورثہ اور تعداد ورثہ کے۔ (دیکھو فرائض شریفی و عالمگیری و کنز و قدوری)

و در تصحیح ورثہ ہفت اصول اند سہ از ان بلحاظ نسبت ثلاثہ مثل تماثل و توافق و بتایں میان سہام و رؤس و چار از ان بلحاظ نسبت اربعہ یعنی تماثل و تداخل و توافق و بتایں بین الرؤس و الرؤس۔ کذا فی فرائض شریفی و عالمگیری و کنز و قدوری

اصل اول از اصول ثلثہ بین الرؤس و السہام۔
مسئلہ و تصحیح ازہ تماثل حقیقی

اصل اول۔ منجملہ اصول سہ گانہ باہمی تعداد ورثہ و تعداد حصص مسئلہ و تصحیح ازہ تماثل حقیقی

زوجہ ۴ ابن ۱ تماثل حقیقی

زوجہ ۴ ابن ۱ تماثل حقیقی

<p>بسیب تماشل حقیقی حاجت بضرب بفتاد</p> <p>مسئلہ و تصحیح از ۱۰ مثال تماشل حکمی</p>	<p>بسیب تماشل حقیقی کی وجہ سے ضرب کی ضرورت ہی واقع نہیں ہوئی۔</p> <p>مسئلہ و تصحیح ۶ سے۔ مثال تماشل حکمی</p>
<p>اب ام بنتین تماشل حکمی</p> <p>بسیب تماشل حکمی حاجت بضرب نہ کر وید</p> <p>اصل دوم۔ از اصول ثلاثہ</p> <p>بین الروس والسهام۔</p> <p>مسئلہ تصحیح از ۳۰ مثال توافقی حقیقی غیر عالمہ</p>	<p>باب ان دو بییان تماشل حکمی</p> <p>تماشل حکمی کی وجہ سے ضرب کی ضرورت واقع نہیں ہوئی۔</p> <p>اصل دوم۔ بنجلہ اصول ۳ گانہ</p> <p>بابی رؤس و سهام</p> <p>مسئلہ تصحیح ۳۰ سے مثال توافقی حقیقی جس میں غول نہیں ہے</p>
<p>اب ام وہ بنات توافقی حقیقی بالنصف</p> <p>بسیب توافقی حقیقی حاجت بضرب افتاد</p> <p>مسئلہ ۱۲ اصول ۱۵ تصحیح ۴۵ مثال توافقی حقیقی</p>	<p>باب ان ۱۰ بییان توافقی حقیقی بالنصف</p> <p>توافقی حقیقی کی وجہ سے ضرب کی ضرورت واقع ہوئی۔</p> <p>مسئلہ ۱۲ اصول ۱۵ تصحیح ۴۵ مثال توافقی حقیقی جس میں غول ہو۔</p>
<p>زوج ابون شش بنات توافقی حقیقی</p> <p>بسیب توافقی حقیقی در عالمہ حاجت بضرب افتاد</p>	<p>شوہر ان باب و بییان توافقی حقیقی بالنصف</p> <p>توافقی حقیقی کی وجہ سے غول میں ضرب کی ضرورت واقع ہوئی۔</p>

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ توافقی حکمی غیر عالم	مسئلہ ۶ تصحیح ۱۲ توافقی حکمی جس میں عول نہیں
ابوین ۸ نبات توافقی حکمی بالربع	مان پاپ ۸ بیٹیان توافقی حکمی بالربع
بسبب توافقی حکمی بضر و آزدہ گردید	توافقی حکمی کی وجہ سے ضرب میں بارہ ہو گئے
مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ تصحیح ۳۰ توافقی عالم	مسئلہ ۱۲ عول ۱۵ تصحیح ۳۰ توافقی حکمی جس میں عول ہے
زوج ابوین ۱۶ نبات توافقی حکمی ثمن	زوج مان پاپ ۱۶ بیٹیان توافقی حکمی
بسبب توافقی حکمی بضر دو در مسئلہ ۳۰ شد	توافقی حکمی کی وجہ سے ۲ کے ساتھ ضرب دینے سے ۳۰ ہو گئے۔
اصل سوم از اصول ثلاثہ بین الرؤس	اصل سوم - منحلہ اصول ۳ گانہ
والسہام -	باسہمی رؤس و سہام -
مسئلہ ۶ تصحیح ۸ غیر عالم نسبت بتائیں -	مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸ مثال بتائیں جس میں عول نہیں ہے
زوج جدہ ۳ اخوات خیافہ بتائیں	شوہر جدہ تین اخواتی بنین بتائیں
بسبب بتائیں اعدادا خیافہ و مسئلہ ضرب	بتائیں کی وجہ سے اعدادا خیافہ کو مسئلہ میں ضرب دیا گیا۔
گردید۔	
مسئلہ ۶ عول ۳۵ تصحیح ۳۵ نسبت بتائیں	مسئلہ ۶ عول ۳۵ تصحیح ۳۵ مثال بتائیں جس میں عول ہے
زوج ۵ اخوات عینیہ یا علاقہ	زوج ۵ سگی یا سوتیلی بنین بتائیں
نسبت بتائیں ۲۰	۲۰
۱۵	۱۵

بببب تبائن اعداد اخوات و مسئلہ
عالمہ ۳۵ شدہ

تبائن کی وجہ سے اعداد اخوات کو
عول میں ضرب دے کر ۳۵ کیا گیا۔

اما ضابطہ۔ نسبت اربعہ بین الرؤس
والرؤس اینتہ کو اولاً در سہام و رؤس
ہر طائفہ از طائفین یا اکثر کہ منکر السہام
اند نظر کنند۔ اگر توافق است حقیقی یا
حکمی و فقی رؤس را گیرند اگر تبائن است
جمع را محفوظ دارند تا مائنا ملاحظہ نمایند
کہ باین محفوظ رؤس از نسبت اربعہ
کدام نسبت است بدان موجب عمل
کنند مثلاً اگر تماشل است عدد رؤس یک فرق اگر
تداخل است اکثر عدد رؤس فرقی۔ اگر توافق است
و فقی یکے را در دیگرے و اگر تبائن است
کل عدد رؤس یکے را در دیگرے
ضرب کردہ مبلغ را در مسئلہ ضرب
کنند بہ تفصیلی کہ در اصول اربعہ
می آید۔ کذا فی فرائض عالمگیری و غیر

لیکن بین الرؤس و الرؤس نسبت ہا
اربعہ کا ضابطہ یہ ہے کہ اولاً ایک
یا زیادہ منکر السہام طائفہ کے سہام
اور رؤس پر نظر فرمائیں۔ اگر توافق
حقیقی یا حکمی ہو تو رؤس کے و فقی کو۔
اگر تبائن ہو تو سب علیحدہ محفوظ رکھیں
اور اس کے بعد دیکھیں کہ رؤس
محفوظ کے باہم منجملہ نسبت ہا تو اربعہ
کے کون سی نسبت ہے۔ بہر حال
جو نسبت ہو اس کے مطابق عمل کریں۔
مثلاً تماشل ہے تو ایک فرق کے عدد رؤس
کو۔ اگر تداخل ہو تو رؤس کے بڑی عدد
کو۔ اگر توافق ہو تو ایک کے و فقی کو
دوسرے میں۔ اگر تبائن ہو تو ایک کے
کل عدد رؤس کو دوسرے میں ضرب
دے کر حاصل ضرب کو مسئلہ میں ضرب
دیں جیسا کہ اصول اربعہ میں تفصیل کی
گئی ہے۔ (دیکھو فرائض عالمگیری وغیرہ)
اصل اول۔ منجملہ اصول اربعہ کے
باین رؤس بالرؤس۔

اصل اول۔ از اصول اربعہ
بین الرؤس والرؤس۔

مسئلہ ۶ سے - تینوں فریق کے اعداد
رؤس میں تماشل حقیقی کی وجہ سے
تصحیح ۱۸ سے ہوئی۔ مسئلہ جسمین عول نہیں ہے

مسئلہ از ۶ بسبب تماشل حقیقی در اعداد
رؤس ہر سے فریق تصحیح از ۱۸ مسئلہ
غیر عالمہ -

۶ بنات ۱۲
۳ جدات ۳
۳ اعمام ۳

ما بین رؤس و الرؤس تماشل حقیقی
ہونے کی وجہ سے ایک فریق کی عدد
کو مسئلہ میں ضرب دیا گیا جس سے
ہر فریق کے ہر ایک فرد کا حصہ
مستقل طور پر قائم ہو گیا۔

مسئلہ ۷ عول ۷ - ہر ایک فریق کے
رؤس کے ما بین تماشل حقیقی ہونے
کی وجہ سے تصحیح ۲۱ سے کی گئی۔ مسئلہ عالمہ

۶ بنات ۱۲
۳ جدات ۳
۳ اعمام ۳

بسبب تماشل حقیقی میان رؤس و الرؤس
عدد یک فریق را در مسئلہ ضرب کر دہ شد
از ان استقامت ہر واحد ہر فریق درست
شد۔

مسئلہ ۷ عول ۷ بسبب تماشل حقیقی بین
الرؤس ہر سے فریق تصحیح از ۲۱ مسئلہ عالمہ

۶ سگی بہنیں ۱۲
۳ جدات ۳
۳ اخیا فی بہنیں ۳

تینوں فریق کے بین الرؤس میں
تماشل حقیقی ہونے کی وجہ سے ایک
فریق کے عدد رؤس کو عول مسئلہ
میں ضرب دیا گیا جس سے ہر فریق کے
ہر ایک شخص کو بغیر کسر کے حصہ مل گیا۔

۶ اخوات اعیانہ ۱۲
۳ جدات ۳
۳ اخوات اخیا فیہ ۳

بسبب تماشل حقیقی بین الرؤس
ہر سے فریق عدد رؤس یک فریق
را در مسئلہ عالمہ ضرب کنند ہر واحد
ہر فریق را بلا کسر درست میشود۔

اصل دوم - منجملہ اصول اربعہ کے
بین الرؤس والرؤس -
مسئلہ ۱۲ مضروب ۱۲ بسبب تداخل
بین الرؤس والرؤس تصحیح از ۱۲۴ سے
مسئلہ غیر عالمہ -

۴ زوجات ۱۲ اعظام ۲ جسدہ
۳۶ ۸۴ ۲۴
بین الرؤس والرؤس تداخل ہونے
کی وجہ سے تینوں فریق کی سب سے
بڑی عدد اعظام کو جو ۱۲ ہے اصل مسئلہ
میں ضرب دیا گیا جس سے ہر ایک فریق
کے ہر ایک شخص کا حصہ صحیح ہو گیا -
مسئلہ ۱۲ غول ۱۳ مضروب ۶ تصحیح ۷۸

۴ زوجات ۱۲ جدات ۲ سنگی بنہین
۳۶ ۱۲ ۴۸
تینوں فریق کے بین الرؤس والرؤس
تداخل حقیقی ہونے کی وجہ سے سب سے
بڑی عدد وجوہ ہے غول مسئلہ میں

اصل دوم - بین الرؤس والرؤس
من اصول الاربعہ -
مسئلہ ۱۲ مضروب ۱۲ بسبب تداخل
بین الرؤس والرؤس تصحیح از ۱۲۴
غیر عالمہ

۴ زوجات ۱۲ اعظام ۲ جسدہ
۳۶ ۸۴ ۲۴
بسبب تداخل بین الرؤس والرؤس
اعداد ہر سہ فریق اکثر عدد اعظام کہ
۱۲ است واصل مسئلہ ضرب کردہ شد
از ان ہر واحد ہر فریق را درست می یابد
مسئلہ ۱۲ عالمہ ۱۳ مضروب ۶ تصحیح ۷۸

۴ زوجات ۱۲ جدات ۲ اخوات اعیانہ
۳۶ ۱۲ ۴۸
بسبب تداخل حقیقی بین الرؤس والرؤس
ہر سہ فریق اکثر عدد کہ شش است در مسئلہ
عالمہ ضرب کردہ شد از ان بہ ہر واحد

از ہر تہ فریق بے کسر درست شد

اصل سوم۔ از اصول اربعہ بین الرؤس
والرؤس -

مسئلہ ۲۲ مضروب بسبب توافقی بین الرؤس
ہر چار فریق ۸۰ شد تصحیح از ۴۳۲۰
گردید -

ضرب دی گئی جس سے ہر ایک فریق کے
ہر ایک فرد کو بغیر کسر کے حصہ مل گیا۔
اصل سوم - بمثلہ اصول اربعہ کے
بین الرؤس والرؤس -

مسئلہ ۲۲۔ ہر چار فریق کے بین الرؤس
توافقی ہونے کی وجہ سے ۸۰ سے
ضرب دیا گیا تو تصحیح ۴۳۲۰ سے ہوئی

۴ زوجات ۶ اعام ۵ جدات ۸ بنات
۱۶ ۴۰ ۱۸۰ ۵۴۰
۲۸۸۰ ۴۲۰ ۱۸۰ ۵۴۰
میان ۴ و ۶ توافقی بالنصف است پس
یکے در دیگرے ۱۲ شد۔ میان ۱۲ و ۱۵
توافقی بالثلث است ثلث یکے در
دیگرے ۶۰ شد۔ میان ۶۰ و ۹
توافقی بالثلث است ثلث یکے در
دیگرے ۸۰ شد یہیں مضروب
در اصل مسئلہ ۴۳۲۰ گردید برہم
فریق و ہر واحد راست آید۔

۴ زوجات ۶ اعام ۵ جدات ۸ بنات
۱۶ ۴۰ ۱۸۰ ۵۴۰
۲۸۸۰ ۴۲۰ ۱۸۰ ۵۴۰
۴ و ۶ کے مابین توافقی بالنصف ہے
اس لئے ایک کا نصف دوسرے میں
ضرب دیا تو ۱۲ ہوئے اور ۱۲ و ۱۵
کے باہم توافقی بالثلث ہے۔ پس
ایک کا ثلث دوسرے سے مضروب ہو کر
۶۰ ہوئے اور مابین ۶۰ و ۹ کے توافقی
بالثلث ہے لہذا ایک کا ثلث دوسرے
میں ضرب دیا گیا تو ۸۰ ہوئے اور
اس حاصل ضرب کو اصل مسئلہ میں
ضرب دیا تو ۴۳۲۰ ہوئے جو سب
کے لئے مکفی ہو گیا۔

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ مضروب ۳۶ تصحیح ۲۶۸

۹ اخوات یعنی ۱۲ جلدہ ۲ زوجات ۲۸۸ ۲۲ ۱۰۸

میان اعداد و رؤس محفوظ ۹ و ۶ توافق
بالثلاث است پس ثلاث کیے در دیگرے
ضرب کردند ۸ شد میان ۱۸ و ۲
توافق بالنصف است پس نصف ۲
کہ ۲ است در ۸ ضرب کردند ۳۶ شد
انرا در عول مسئلہ ضرب کردند ۶۸ شد

اصل چہارم۔ از اصول ربعین رؤس
والرؤس۔

مسئلہ از ۲ مضروب ۲۱۰ تصحیح ۵۰۴۰
میشود غیر عالم

مسئلہ ۱۲ عول ۱۳ مضروب ۳۶ تصحیح ۲۶۸

۹ سگی بنین ۱۲ جلدہ ۲ زوجات ۲۸۸ ۲۲ ۱۰۸

اعداد و رؤس محفوظ ۹ و ۶ میں توافق
بالثلاث ہے۔ پس ایک کے ثلاث
دوسرے میں ضرب دین تو ۸ ہوتے ہیں
اور ۱۸ و ۲ کے با میں توافق بالنصف
ہے اس لئے ۲ کا نصف جو ۱ ہے
۱۸ میں ضرب دیا گیا تو ۳۶ ہوئے
جس کو عول میں ضرب دیا تو ۶۸ ہوئے
اصل چہارم۔ اصول اربعہ کے
بمجلہ بین الرؤس والرؤس۔
مسئلہ ۲ مضروب ۲۱۰ تصحیح ۵۰۴۰
مسئلہ جس میں عول نہیں ہے۔

۲ زوجہ ۴ اعمام ۶ جلدہ ۱۰ بنات ۳۰ ۲۱۰ ۲۸۰ ۱۶

پس میان اعداد و رؤس ہر چہار فریق
بتائیں یعنی ۲ و ۴ و ۳ و ۵ پس یکے
را در دیگر و حاصل را در ثلاث مجموعہ را

۲ زوجہ ۴ اعمام ۶ جلدہ ۱۰ بنات ۳۰ ۲۱۰ ۲۸۰ ۱۶

چونکہ ہر چہار فریق کے اعداد و رؤس
میں یعنی ۲ و ۴ و ۳ و ۵ میں بتائیں
اس لئے ایک کو دوسرے میں اور

در رابع و مبلغ را در مسئلہ حاصل
ضرب یعنی تصحیح ۵۰۴۰ گردید -

حاصل ضرب کو تیسرے میں اور
اوس کے مجموعہ کو چوتھے میں اور
اوس کے نتیجہ ضرب کو مسئلہ میں ضرب
دیا تو حاصل ضرب یعنی تصحیح ۵۰۴۰
سے ہوئی -

مسئلہ ۱۲ عول ۱۰ مضروب ۱۰ تصحیح ۳۵۰

مسئلہ ۱۲ عول ۱۰ مضروب ۱۰ تصحیح ۳۵۰

۲ زوجات ۳ جدات ۴ سکی پین ۵ چاتی پین

۶۳۰ ۲۲۰ ۱۶۸۰ ۸۴۰

چونکہ بین الرؤس و السہام اور
نیز مابین رؤس و الرؤس کے بتائیں
اس لئے ایک کو دوسرے میں اور ہر
تیسرے اور چوتھے میں یکے بعد
دیگرے ضرب دیکر حاصل ضرب کو
عول میں ضرب دیا گیا تو تصحیح
۳۵۰ ہوئے جو سب درجہ کیلئے

ملکتی ہوتا ہے -

۲ زوجات ۳ جدات ۴ سکی پین ۵ چاتی پین

۶۳۰ ۲۲۰ ۱۶۸۰ ۸۴۰

پس بین الرؤس و السہام ہم بتائیں
و میان رؤس و الرؤس ہم بتائیں یکے
راور دیگرے ضرب کر وند حاصل را
در ثالث و جمع را در رابع و مبلغ را
در عول مسئلہ ضرب کر وند - تصحیح
۳۵۰ گردید برہمہ و درجہ راست می آید -

اگر یہ دریافت کرنا منظور ہو کہ مبلغ
تصحیح سے ہر فریق اور ہر ایک شخص کا
حصہ کس قدر ہے تو اوس کے دو طریق
ہیں ایک یہ کہ ہر فریق اور ہر ایک شخص

طریق معرفت - نصیب ہر واحد و
ہر فریق از مبلغ تصحیح آنست کہ آن
چیکہ ہر واحد و ہر فریق را از مسئلہ
رسیدہ آن را در مضروب آن مسئلہ

کو مسئلہ سے جس قدر پہونچا ہے
 اوس کو مضروب مسئلہ میں ضرب دین
 تو حاصل ضرب منجملہ تصحیح کے ہر ایک کا
 حصہ ہوگا۔ دوسرا یہ کہ ہر ایک فریق
 کو اصل مسئلہ سے جس قدر پہونچا ہے
 اوس کو اوس کے عدد روس پر
 تقسیم کر دین۔ اور خارج قسمت کو
 مضروب مسئلہ میں ضرب دین یا
 مضروب مسئلہ کو ہر فریق کے تعداد
 روس پر تقسیم کر کے خارج قسمت کو
 اوس فریق کے حصہ میں ضرب دین
 و دونوں صورتوں میں جو نتیجہ برآمد
 ہوگا وہ ہر واحد کا حصہ ہوگا۔
 (ویکیو فرائض عالم گیری اور شریفی
 وغیرہ کتب فرائض)

ضرب سازند تا حاصل ضرب نصیب
 ہر یکے از تصحیح باشد۔ طریق دیگر
 اگر نصیب ہر فریق را از اصل مسئلہ کہ رسیدہ
 بر روس شان تقسیم نمایند و خارج قسمت
 را در مضروب مسئلہ ضرب سازند۔
 یا مضروب مسئلہ را بر روس ہر فریق
 تقسیم ساختہ خارج قسمت را در نصیب
 آن فریق ضرب کنند و ہر دو صورت
 ہمان نصیب ہر واحد شد۔ کذا فی
 فرائض عالمگیری و شریفی وغیرہ
 کتب فرائض۔

باین درشتہ اور غرا تقسیم ترکہ کے
 بیان میں۔ اگر ترکہ اور تصحیح مسئلہ میں
 مماثلت حقیقی ہو یا حکمی تو اوس کا حکم
 ظاہر ہے۔ اگر تباہ ہو تو ہر وارث
 کے سهام کو جو تصحیح سے پہونچتا ہے
 کل ترکہ میں ضرب دیا جائے اور
 حاصل ضرب کو تصحیح پر تقسیم کر دیا جائے

در بیان تقسیم ترکہ میان ورثہ و غرا
 اگر میان ترکہ و تصحیح مماثلت حقیقی بود
 یا حکمی حکم آن ظاہر است۔ اگر تباہ
 بود پس سهام ہر وارث کہ از تصحیح
 رسیدہ در جمیع ترکہ ضرب شود
 حاصل ضرب را بر تصحیح قسمت نمایند
 ہر چہ خارج قسمت شود نصیب آن

کر دینا چاہئے (دیکھو شریفی وغیرہ)

رد عول کا ضد ہے۔ ذوی الفروض کو اون کے سهام کی ادائی کے بعد کچھ باقی رہے اور عصبیات سے کسی نہ ہو تو اس باقی کو اصحاب الفروض نسبی پر اون کے حقوق حاصلہ کے مناسبت سے رد کرنا چاہئے۔ جمہور صحابہ کا مذہب اور ہمارے امام ابی حنیفہ اور صاحبین کا اختیار کیا ہوا مسلک یہی ہے۔ مگر زید بن ثابت کے نزدیک کسی ایک پر بھی رد نہ کر کے اس باقی کو بیت المال میں داخل کر دینا چاہئے۔ اسی پر شافعی اور مالک رحمہما کا فتویٰ ہے۔

رد کے چار اصول ہیں۔ اول یہ کہ ذوی الفروض نسبی میں سے کسی ایک ہو اور اس کے ساتھ ذوی الفروض سببی میں سے کوئی ہو مثلاً بیٹا یا بہن یا نانی یا دادی ہو تو ان تمام صورتوں میں اگرچہ اصل مسئلہ ۳ یا ۴ سے ہو گا لیکن

در بیان رد۔ رد ضد عول است انچیکہ بعد ایفائے سهام ذوی الفروض باقی ماند و کسے از عصبیات بود آن باقی را بر اصحاب فرائض نسبی رد نمایند بقدر حقوق آن ماہمین است مذہب جمہور صحابہ و مختار امامنا ابی حنیفہ و صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ و نزد زید بن ثابت بریح کیے رد نہ کردہ بیت المال رسانند برین است فتویٰ شافعی مالک

اصول رد یہ چار است اول آنکہ صنف واحد از من یزد علیہ بود باو احد سے الزوجین نباشد چون بنتین یا اختین یا جدتین باشد درین صورت اگرچہ اصل مسئلہ از سئلہ یا شش است لیکن بوجہ توافق عدد رد و ردس شان مسئلہ رد یہ از رد و می کنند

تقد اور ث کے توافقی کا اعتبار کر کے
مسئلہ ردیہ دو سے کیا جائیگا۔

دوم یہ کہ ذمی الفردض نسبی سے
دو مختلف ورثہ ہوں اور ان کے
ساتھ کوئی ذمی فرض سببی نہ ہو تو

اس صورت میں ان کے مجموعہ سهام
ہی کو مسئلہ قرار دیدینا چاہئے
جیسا کہ جدہ اور اختِ اخیانیہ بن کا
حصہ ایک ایک سدس ہے مسئلہ
ردیہ دو سے کیا جائیگا۔ اگر ان

اور اخیانیان ہوں تو سدس
اور ثلث ہونے کی وجہ سے مسئلہ
ردیہ تین سے کیا جائیگا۔ اگر نصف
اور سدس جمع ہوں جیسا کہ بیٹی
اور مان تو مسئلہ ردیہ آٹھ سے۔

اور اگر ثلثان اور سدس مثل
دختران و ماوریا نصف اور دو سدس
جیسی بیٹی اور پوتی اور مان یا نصف
و ثلث مثلاً سگی بہن اور اخیانی بہن
ہوں تو مسئلہ ردیہ ۱۵ سے ہوگا۔

اور اسی طرح دوسرے مسائل میں
پس ان تمام صورتوں میں اگر سهام
عدد درؤس پر برابر ہو جائیں تو بہتر ہے

دوم۔ اینکہ دو نصف از منیر علیہ
باشند و با آنان احدی از چنین
نباشد درین صورت مسئلہ از
مجموع سهام شان نمائند چون جدہ
و اختِ اخیانیہ کہ در آن سدسین مجتمع

است مسئلہ ردیہ از دو بود و ام
و اولاد ام کہ در ان سدس و ثلث
است مسئلہ ردیہ از ستر باشد و در

اختلاط نصف و سدس چون بنت و ام
مسئلہ ردیہ از چہار۔ دو ثلثان
و سدس مثل بنتین و ام و نصف
و سدسان مانند بنت و بنت الابن
و ام و نصف و ثلث چون اختِ عیینہ

و اختین اخیانیہ مسئلہ ردیہ از پنج
می شود علی بن القیاس پس
درین ہمہ صور اگر سهام بر عدد رؤس
ستقیمست فیہا والا از ہفت اصول
تصحیح تصحیح نمایند مگر اینجا عدد رؤس
را در مسئلہ ردیہ ضرب سازند
چنانچہ آنجا در مسئلہ یا در عول آن
ضرب می ساختند۔

ورنہ تصحیح کے اصول ہفت گانہ کے
مطابق تصحیح کا عمل کیا جائے۔
مگر یہاں عدد رؤس کو مسئلہ رویہ میں
ضرب دین جیسا کہ مسئلہ میں یا اوس کے
عول میں ضرب دیتے ہیں۔
سوم یہ کہ ذوی الفروض نسبی کے
ساتھ احد الزوجین بھی ہو تو اولاً
احد الزوجین کے حصہ فرض کے
لحاظ سے مسئلہ کر کے اوس کا
حصہ ادا کر دین اور باقی کو
ذوی الفروض نسبی پر تقسیم کریں۔
اگر باقی اون اشخاص کی تعداد پر
برابر تقسیم ہو جائے تو بہتر ورنہ
اون کے سهام میں اور رؤس
میں توافقی کی نسبت ہو تو توافقی رؤس
کو مسئلہ رویہ میں ضرب دین۔ اگر تباہ
کی نسبت ہے تو جملہ عدد رؤس کو
مسئلہ رویہ میں ضرب دین۔

چہارم یہ کہ ذوی الفروض نسبی کے
دو مختلف فروض کے اشخاص
احد الزوجین کے ساتھ
ہوں تو مسئلہ احد الزوجین
کے اقل مخرج فرض

سوم۔ آنکہ باجنس واحد ازمن یرد
علیہ احدی الزوجین باشند درین صورت
مسئلہ از اول مخارج فرض احدی الزوجین
گردانند و بعد ایفا سے فرض دے
باقی را بر من یرد علیہ قیمت کنند پس اگر
باقی بر عدد رؤس شان مستقیم است
فہا والا اگر در سهام رؤس من یرد
علیہم نسبت توافقی بود۔ و توافقی رؤس
را در مسئلہ رویہ ضرب سازند و اگر
تباہین است جمیع عدد رؤس را
در مسئلہ رویہ ضرب نمایند۔

چہارم۔ آنکہ دو جنس ازمن یرد علیہ
با احدی الزوجین باشند درین صورت
مسئلہ از اقل مخارج فرض احدی
الزوجین سازند و باقی از فرض احدی
الزوجین بر من یرد علیہا تقسیم نمایند

پس اگر باقی بر آنا مستقیم است فهو
المراء چون زوجہ و چار جہدہ و شش
اخوانہ یا خیا فیہ مسئلہ ازدواجہ
و رد بسوے چہار است و یک بعد
نصفیہ زوجہ سہ کہ باقی است بر
جنین استقامت وارد۔ اما سبب
عدم استقامت بر احوال ایشان تصحیح
از چہل و ہشت می شود و الا جمیع مسئلہ
من یرد علیہ را بحت عدم وجدان
نسبت توافق بالاستقرار و در مسئلہ
ردیہ ضرب کند مثل چہار زوجہ و شش
جہدہ و نہیات مسئلہ از سبب و چہار است
و رد بسوے ہشت۔ چونکہ باقی از فرض
زوجات بر جنین مستقیم نیست بلکہ با مسئلہ
من یرد علیہ کہ سبب اجتماع سدس
و ثلثین از پنج است مباہنت وارد
لہذا بضرب پنج در ہشت تصحیح ثلث
از چہل گردید۔ و سبب عدم استقامت
بر احوال در چہار رؤس زوجات و
شش رؤس جدات موافقت
بالنصف است۔ نصف چہار کہ دو است
در شش ضرب کردہ شد و ازدواجہ
شد حاصل را در وقتی نہ کر رؤس

کے مطابق قرار دیکر احد از وہین
کا حصہ ادا کر دین اور باقی کو
ذوی الفروض نسبی پر تقسیم کرین
اگر وہ برابر تقسیم ہو جائے تو بہتر ہے
جیسا کہ زوجہ اور ۴ جہدہ اور
۱۱ اخوانی بہنیں تو مسئلہ باغراض
رد ۱۲ سے ۴ ہوگا جس میں سے
ایک زوجہ کو اور باقی کے ۳
دوسروں کے لئے کافی ہو جائے میں
اگر اس نظر سے کہ ہر فرد واحد
پر بلا کسر کے تقسیم نہیں ہو سکتی ہے
تصحیح ۲۸ سے کی جا سکتی ہے۔ ورنہ
ذوی الفروض نسبی کے کل مسئلہ کو نسبت
توافق کے نہونے کی صورت میں مسئلہ
ردیہ میں ضرب دین جیسے ۴ زوجات و جہدہ
اور ۹ بنات مسئلہ جو ۲۴ سے
ہو سکتا ہے باغراض رد ۸ سے
ہوگا۔ چونکہ حصہ زوجات کے
سہائی کے بعد حصہ باقی دوسرے
دو قسم کے ورثہ پر برابر تقسیم
ہیں ہو سکتا بلکہ ان ذوی الفروض
نسبی کے مسئلہ سے سبب اجتماع
سدس اور ثلثان کے ۵ کے ساتھ

بنات است بسبب توافق بالثلث
درستہ ضرب ساختہ شد سی و شش^{۳۶}
شد حاصل ضرب را در چہل کہ تصحیح
فرقی بود ضرب کردند یکہزار و چہار
صد و چہل شد از ان براحاد ہر فرقی
راست می آید۔ کذا فی فرائض
شرعی و عالمگیری وغیرہ کتب فرائض

مبانیست رکبتا ہے اس لئے ۵ کو
۴ میں ضرب دیکر ۲۰ سے تصحیح کی گئی۔
اور زوجات کی ۴ رؤس اور جدات
کی ۶ رؤس پر برابر تقسیم نہ ہونے کی
وجہ سے ۱۰ میں نسبت توافق بانصف
کی ہے ۴ کے نصف ۲ کو ۶ میں
ضرب کیا گیا تو ۲۰ حاصل ہوئے
جن کو ۵ کے وفق میں جو رؤس
بنات ہے بسبب توافق بالثلث کے
۳۶ میں ضرب دیکر ۳۶ کے گئے اور
اوس کو ۴۰ میں جو فرقی کی تصحیح ہے
ضرب دین تو ۱۴۴۰ حاصل ہوئے
جس ہر فرقی کے ہر ایک شخص کا
حصہ برابر نکل آئے گا۔ (دیکھو فرائض
شرعی و عالمگیری وغیرہ کتب فرائض)

اصل اول۔ از اصول ردیہ اگر
صنف واحد از من یزد علیہ بود
و باو سے احدی الزوجین نباشد
مسئلہ ردیہ موافق عدد رؤس
شان نمایند بدین صورت۔

اصول ردیہ کی اصل اول۔
اگر ذوی الفروض نسبی کی ایک صنف
ہو اور اوس کے ساتھ احد الزوجین
نہ ہو تو مسئلہ ردیہ کو عدد رؤس کے
موافق تجویز کریں جیسا کہ

اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲ اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲

بنتین ۲ یا اختین ۲
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲

جسدین ۲

چونکہ رد پانے والا فریق واحد ہے
اور احد الزوجین ساتھ بنتین ہیں
اس لئے رد پانے والے فریق کے
عدد درؤس کے موافق مسئلہ ردیہ
تجویز کیا گیا۔

اصل دوم - رد پانے والے فریق
دو یا تین ہوں اور ادن کے ساتھ
احد الزوجین نہ ہو تو مسئلہ ادن
لوگوں کے مجموعہ سہام کے مطابق
تجویز کیا جائے۔ جیسا کہ

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۳

جده اخت ایخافہ ام اولاد ام
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

بنت ۳ ام بنتین ۲ ام ۱

اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲ اصل مسئلہ ۳ ردیہ ۲

بنتین ۲ یا اختین ۲
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲

یا جسدین ۲

بسبب بودن فریق واحد از من یرو
علیہ و نبودن باو سے احد الزوجین
مسئلہ ردیہ موافق عدد درؤس
من یرد علیہ نمودہ شد۔

اصل دوم - دو صنف یا سہ از
من یرد علیہ بودا آنان احدی الزوجین
نہو درین صورت مسئلہ از مجموع سہام
شان نمایند بدین صورت -

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۲ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۳

جده اخت ایخافہ ام اولاد ام
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

بنت ۳ ام بنتین ۲ ام ۱

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

بنت بنت الابن ام اخت عینہ اختین
۳ ۱ ۱ ۳
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ تصحیح ۱۶

بنتین ۴ بنات الابن

دیکر چار بنات الابن استقامت
نہ دار و درمیان عدد رؤس دسہام
تباؤن ضرب نمودہ شد ۱۶ اگر دید ۱۲ یہ
بنت و چار بہ بنات الابن رسید

اصل سوم۔ اگر باجنس واحدین یزد
علیہ احدى الزوجین باشد ورنہ صورت
مسئلہ از اقل مخارج فرض احدى الزوجین
گردانند بعد عطا سے فرض احدى الزوجین
باقی را بر من یزد علیہ قسمت نمایند
اگر آن باقی بر عدد رؤس شان
مستقیم است فہا والا موافق نسبت
توافق و تباؤن بین الرؤس السہام
من یزد علیہم عمل نمایند موافق اصول
سبعہ۔

اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵ اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۵

بنت بنت الابن ام اخت عینہ اختین
۳ ۱ ۱ ۳
اصل مسئلہ ۶ ردیہ ۴ تصحیح ۱۶

بنتین ۴ بنات الابن

چونکہ ایک کی تقسیم چار پر نہیں ہو سکتی
اور باہمین ۱ و ۴ کے تباؤن سے
لہذا ۴ کو ضرب دیا تو ۱۶ ہو گیا
جس میں ۱۲ بنات کو اور ۴ بنات کو
کو دئے گئے۔

اصل سوم۔ اگر ردپانے والے
جنس واحد کے ساتھ احد الزوجین
یہی ہو تو مسئلہ اقل مخارج فرض
احد الزوجین کے مطابق تجویز کر
کے احد الزوجین کا حصہ فرض
دیکر باقی کو ردپانے والے اشخاص
پر تقسیم کر دیا جائے۔ اگر باقی
اون کے عدد رؤس پر برابر ہو جائے
فہا ورنہ ردپانے والے اشخاص
کے رؤس اور سہام کی باہمی نسبت
توافق و تباؤن کے لحاظ سے مطابق

اصول ہفت گانہ عمل کریں -
اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تامل حقیقی

زوج ۱ بنات ۳
۳

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۸

زوج ۶ بنات ۶ توافقی بالثلث حکمی
۳ ۱

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۲۰

زوج ۵ بنات ۵
۳ ۱۵

احد الزوجین رد پانے والوں کے
ساتھ رہنے کی وجہ سے اقل مخرج
احد الزوجین کے لحاظ سے مسئلہ
ردیہ تجویز کیا گیا ہے -

اصل چہارم - رد پانے والے
لوگ دوجس کے ہوں ۱ اور
احد الزوجین ہی ساتھ ہوں تو
احد الزوجین کے اقل مخرج کے
مطابق مسئلہ تجویز کر کے اور اس کے
فرض کی ادائیگی کے بعد باقی
رد پانے والوں کو دی جاوے

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تامل حقیقی

زوج ۱ بنات ۳
۳

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۸

زوج ۶ بنات ۶ توافقی بالثلث حکمی
۳ ۱

اصل مسئلہ ۱۲ ردیہ ۴ تصحیح ۲۰

زوج ۵ بنات ۵
۳ ۱۵

بسبب بودن احدی الزوجین با من
یرد علیہ مسئلہ ردیہ از اقل مخرج
احدی الزوجین نمودہ شد -

اصل چہارم - دوجس از من یرد
علیہ یا احدی الزوجین باشند
درین صورت مسئلہ از اقل مخرج
فرض احدی الزوجین سازند و باقی
از فرض وی بر من یرد علیہ تقسیم
نمائند -

اصل مسئلہ ۱۲ روپیہ ۲ تصحیح ۲۸

زوجہ ۴ جدہ ۶ اخوات اثیانیہ
۱۲ ۱۲ ۲۲
چونکہ احد الزوجین روپانے والوں
کے ساتھ ہے اس لئے مسئلہ روپیہ
اقل منخرج احد الزوجین کے مطابق
تجزیہ کیا گیا۔

اصل مسئلہ ۲۲ روپیہ ۸ تصحیح طوائف ۲۰
مضروب ۳۶ تصحیح احاد ۱۴۴۰

زوجہ ۴ جدہ ۶ بنات ۹
۱ ۱ ۲
۵ ۷ ۲۸
۱۸۰ ۲۵۲ ۱۰۰۸

احد الزوجین روپانے والوں کے
ساتھ ہونے کی وجہ سے مسئلہ روپیہ
احد الزوجین کے اقل منخرج سے
کیا گیا اور اس کے بعد ایک مرتبہ
طوائف ورثہ کی ضرورت سے اور
دوسرے مرتبہ ورثہ کے ہر فرد
واحد کے غرض سے تصحیح کی گئی۔

سگے اور سوتیلے بھائیوں کے

اصل مسئلہ ۱۲ روپیہ ۲ تصحیح ۲۸

زوجہ ۴ جدہ ۶ اخوات اثیانیہ
۱۲ ۱۲ ۲۲
بسیب بودن احدی الزوجین بامن
یرد علیہ مسئلہ روپیہ از اقل منخرج فرض
احدی الزوجین نموده شد۔

اصل مسئلہ ۲۲ روپیہ ۸ تصحیح طوائف ۲۰
مضروب ۳۶ تصحیح احاد ۱۴۴۰ اگر دید

زوجہ ۴ جدہ ۶ بنات ۹
۱ ۱ ۲
۵ ۷ ۲۸
۱۸۰ ۲۵۲ ۱۰۰۸

بسیب بودن احدی الزوجین بامن
یرد علیہ مسئلہ روپیہ از اقل منخرج
احدی الزوجین نموده شد بعدہ
تصحیح طوائف نموده من بعد تصحیح
احاد نموده شد۔
در بیان مقاسمتہ الحبد۔
بابنوالاعیان وعلات۔

مقاسمہ تجارت است از گردانیدن

نصیب جد مثل نصیب یکے از اخوة -
 وصحابہ رضی اللہ عنہم در توریت
 بنو اعیان و علالت یا جد اختلاص
 کردہ اند نزد امیر المومنین ابی بکر صدیق
 جد حاجب است ایشان را مثل اب
 وہمین است مختار امام ابو حنیفہ رحم
 و نزد زید ابن ثابت رضی اللہ عنہ
 با و وارث اند بر این است فتویٰ
 صاحبہ و مالک و شافعی رحم و کیفیت
 وراثت نزد ایشان نیست کہ اگر
 با جد بنو اعیان یا علالت باشند
 و بایشان کسے صاحب سہم نبود
 جد را ہر چہ از مقاسمہ و ثلث جمیع مال
 افضل است دہند و اگر با و سے
 بنو اعیان و علالت ہر دو بودند در
 قسمت بنو علالت را داخل ساختہ
 بعد اخذ نصیب جد بنو علالت را
 با بنو اعیان محبوب ساختہ بنو اعیان
 را بدہند و اگر با جد بنو اعیان یا علالت
 بودند بایشان دو سہم بود پس جد را
 بعد اخذ دو سہم فرض خود آن سہم از
 مقاسمہ و ثلث باقی و سدس جمیع فضل
 است عطا کنند بدین صورت

ساتھہ جد کے مقاسمہ کا بیان کیا
 جاتا ہے۔ مقاسمہ سے مراد یہ ہے کہ
 جد کے حصہ کو ایک بہائی کے حصہ
 کے برابر کر دیا جائے۔ صحابہ
 نے جد کے ساتھ بنو اعیان و
 علالت کی توریت میں اختلاف فرمایا ہے
 امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی اللہ
 عنہ پاس جد مثل اب کے اون کا
 حاجب ہے۔ اسی کو امام ابو حنیفہ رحم
 نے اختیار کیا ہے۔ مگر زید ابن ثابت
 کے ساتھ وہ لوگ وراثت ہوتے ہیں
 اسی پر صاحبین اور مالک و شافعی
 کا فتویٰ ہے۔ اون کے نزدیک
 وراثت کی کیفیت یہ ہے کہ اگر جد
 کے ساتھ بنو اعیان یا علالت
 ہوں اور اون کے ساتھ کوئی
 دوسرا صاحب فرض نہ ہو تو مقاسمہ
 اور ثلث جمیع مال میں سے جس
 صورت میں زیادہ مل سکتا ہے
 وہ جد کو دیا جاتا ہے۔ اگر جد کے
 ساتھ بنو اعیان اور علالت دونوں
 ہوں تو تقسیم ترکہ کے حساب
 لگانے میں بنو علالت کو بھی داخل

کر کے اور اس کے لحاظ سے
جد کا حصہ ادا کر کے بنوعلات کو
بنو اعیان کے مقابلہ میں مجھوب
کر دیتے ہیں۔ یعنی حصہ باقی
بنو اعیان کو دیدیتے ہیں۔ اگر جد
کے ساتھ بنو اعیان یا علات
کے سوا کوئی دوسرا ذی فرض
بھی ہو تو ذی فرض کا حصہ مقرر ہ
ادا کر دینے کے بعد جد کو تقاسم
اور ثلث باقی اور سدس کل میں سے
جس صورت میں زیادہ مل سکتا ہو
وہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ ذیل میں
بتایا گیا ہے۔

مسئلہ ۲

جد	اخ عینی یا علاتی
۱	۱
اس صورت میں چونکہ کوئی ذی فرض نہیں ہے اس لئے جد کو ثلث کل کے مقابلہ میں تقاسم افضل ہونے کی وجہ سے دیا گیا۔	
مسئلہ ۳ تصحیح و تبائن	

جد	۳ اخوات اعیانی یا علاتی
۱	۲
۳	۶

مسئلہ ۲

جد	اخ عینی یا علاتی
۱	۱
درین صورت جد را مقاسم افضل است از ثلث جمیع وقتیکہ ذہب ہم نبود۔	

مسئلہ ۳ تصحیح و تبائن

جد	۳ اخوات اعیانی یا علاتی
۱	۲
۳	۶

درین صورت جد را ثلث جمیع افضل
است از مقاسمہ اگر دوسم نبود۔
مسئلہ ۳ تماش

جد اخوین اعیانی و علاقہ

درین صورت جد را ثلث و مقاسمہ
ہر دو برابر است اگر دوسم نبود۔

مسئلہ ۲ تصحیح ۲

زوج جد اخ عینی یا علاقہ

درین صورت جد را مقاسمہ افضل است
از ثلث باقی و سدس کل با دوسم۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

جدہ جد اخوین عینی یا علاقہ اخت عینی یا علاقہ

در اینجا جد را ثلث باقی افضل است
از مقاسمہ و سدس با دوسم۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

بناتین جد اخ عینی یا علاقہ اخت عینی یا علاقہ

۱ ۲ ۳ ۱۲

چونکہ کسی دوسم نہیں ہے لہذا ثلث
کل افضل ہونے کی وجہ سے دیا گیا۔
مسئلہ ۳ تماش

جد دو عینی یا علاقہ بہائی

اس صورت میں کسی دوسم نہیں ہے
اور ثلث کل اور مقاسمہ نتیجہ میں
بالکل واحد ہے تصحیح ۲

مسئلہ ۲ تصحیح ۲

زوج جد اخ عینی یا علاقہ

اس صورت میں دوسم کے ساتھ
جد کو بچائے ثلث باقی اور سدس کل
کے مقاسمہ افضل ہے۔

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

جدہ جد دو سگ یا سوتیلہ بہائی سگی یا سوتیلی بہن

اس صورت میں دوسم کے ساتھ
جد کو بچائے سدس کل اور مقاسمہ
کے ثلث باقی افضل ہے

مسئلہ ۶ تصحیح ۱۸

دو بیٹیاں جد سگ یا سوتیلہ بہائی سگی یا سوتیلی بہن

۱ ۲ ۱۳ ۱۲

اس صورت میں دوسم کے ساتھ
جد کو بمقابلہ مقاسمہ اور ثلث باقی کے
سدس کل افضل ہے -
مسئلہ ۲ تصحیح ۶

بنت جد اخوین
۲ ۱ ۳

اس میں دوسم کے ساتھ جد کو سدس
کل اور ثلث باقی اور مقاسمہ کے
نتائج متحدین -
مسئلہ ۲ تصحیح ۶

زوج جد دو سگے یا سوتیلہ بھائی
۲ ۱ ۳

اس میں دوسم کے ساتھ جد کو سدس
کل اور ثلث باقی اور مقاسمہ بالکل برابر
مسئلہ ۴ تصحیح ۸

زوجہ جد سگیا سوتیلہ بھائی دو سگے یا سوتیلی بہنیں
۲ ۲ ۲ ۲

اس میں دوسم کے ساتھ جد کو مقاسمہ
اور ثلث باقی بالکل مساوی اور سدس
کل سے افضل ہے -
مسئلہ ۳ تصحیح ۶

دو بیٹیاں جد سگیا سوتیلہ بھائی
۲ ۱ ۴

درین جا بدر اسدس کل افضل است
از مقاسمہ و ثلث باقی یا دوسم

مسئلہ ۲ تصحیح ۶

بنت جد اخوین
۲ ۱ ۳

درینجا ثلث باقی و مقاسمہ و سدس
برابر است جد را با دوسم -

مسئلہ ۲ تصحیح ۶

زوج جد ۲ اخوت عینی یا علاقائی
۲ ۱ ۳

درینجا بدر اثلث باقی و سدس کل
و مقاسمہ برابر است یا دوسم -
مسئلہ ۴ تصحیح ۸

زوجہ جد اخ عینی یا علاقائی اخیین عینی یا علاقائی
۲ ۲ ۲ ۲

درینجا بدر ا مقاسمہ و ثلث باقی برابر
است و افضل است از سدس
یا دوسم
مسئلہ ۳ تصحیح ۶

بنتین جد اخ عینی یا علاقائی
۲ ۱ ۴

دریچا جدرامقاسمہ وسدس برابر
است وافضل است ازثلث باقی یازدہم
الغرض جدرامقاسمہ وثلث کل و
ثلث باقی وسدس کل ہرچہ افضل
بود بدہند من قرأ فی شریفی عالمگیری
دیگر کتب قرأ فی -

اس میں مقاسمہ سدس کل کے
مساوی اور ثلث باقی سے افضل ہے
بہر حال مقاسمہ اور ثلث کل اور
ثلث باقی اور سدس کل میں سے
جو صورت افضل ہو وہ اختیار
کی جائے۔

در بیان مناسبہ - وآن عبارت
است از تصحیح مسائل ورثہ کہ قبل
تقسیم ترکہ مورث مردند - بدانکہ
ورثہ میت ثانی اگر عین ورثہ میت
اول اند و قسمت ہم بچمت بود جن
واحد بتغیر میت پس میت ثانی را
کالعدم شمار کردہ بریک تصحیح اقتضا
سازند چنانکہ شخصہ چہار سیر گذشت
و یکے از ان قبل قسمت ترکہ مرد
سوائے آن سہ برابر دیگر وارث
اونیت در این صورت ابتدا مسئلہ
از سہ گردانیدہ لکل واحد
واحدرسانند اگر عین اول اند و
قسمت متغیر است چنانچہ شخصہ این
از یک زوجہ و سہ بنات از زوجہ
دیگر گذشت و پیش از تقسیم ترکہ یکے

مناسبہ سے اول ورثہ کے مسائل
کی تصحیح مراد ہے جو مورث کے
تقسیم ترکہ سے قبل مر گئے ہوں۔
واضح ہو کہ میت ثانی کے ورثہ بھی
وہی ہوں جو میت اول کے ہیں
اور جنس واحد ہونے کی وجہ سے
تقسیم میں بھی کوئی تغیر نہ ہوتا ہو تو
میت ثانی کو کالعدم تصور کر کے
ایک ہی تصحیح کافی ہو سکتی ہے۔
جیسا کہ ایک شخص نے ہم پر
جھوٹے جن میں سے ایک کا
انتقال تقسیم ترکہ سے قبل ہو گیا۔
اور اس کا کوئی وارث اول
تین بیٹیوں کے سوا نہیں ہے
تو اس صورت میں پہلے ہی مسئلہ
کو ۳ سے تجویز کر کے ہر ایک

از بنات مرد یا غیر اول اند -
 چون ابنین و بنتین کر کے از ابنین
 قبل قسمت فوت کرد و زوجہ و ابن
 و بنت گزاشت درین ہر دو صورت
 مسئلہ میت اول تصحیح نمودہ مسئلہ
 میت ثانی را تصحیح سازند و نصیب
 میت ثانی را کہ از تصحیح میت اول
 رسیدہ است مافی الیدنا میدہ
 بمثلزلہ سہام گردانند و تصحیح ثانی
 را چون روس و تصحیح اول را بمنزلہ
 اصل مسئلہ فرض کنند بعد ازان
 در مافی الید و تصحیح ثانی نسبتہ از
 نسبت ثلاثہ ملاحظہ نمایند -

کو ایک ایک دیدیا جائے -
 اگر ورثہ وہی ہوں مگر تقسیم میں
 تغیر ہوتا ہو تو جیسا کہ ایک شخص نے
 ایک بیوی کا بطنی ایک لڑکا اور
 دوسری بیوی کی بطنی تین لڑکیاں
 چھوڑی ہوں اور تقسیم ترکہ سے
 قبل ایک لڑکی مر جائے یا یہ کہ
 دوسری میت کے ورثہ پہلی
 میت کے ورثہ کے سوا ہوں
 جیسے دو بیٹے اور دو بیٹیاں
 جن میں سے ایک بیٹا تقسیم ترکہ سے
 قبل مر گیا ہو اور اس نے ایک
 زوجہ اور بیٹا بیٹی ورثہ میں چھوڑے
 ہوں تو اون دونوں صورتوں
 میں میت اول کے مسئلہ کی تصحیح
 کر کے میت ثانی کے مسئلہ کی تصحیح
 کریں گے - میت ثانی کے اس
 حصہ کو جو میت اول کی تصحیح سے
 ملا ہو مافی الید سے موسوم کر کے
 سہام کی جگہ تصور کریں - اور تصحیح
 ثانی کو تعداد ورثہ اور تصحیح اول
 کو اصل مسئلہ کی جگہ فرض کر لیں
 اور اس کے بعد مافی الید اور

تصحیح ثانی پر غور کر کے دیکھیں کہ
 اوں کے باہم نسبت ہاے ثلاثہ
 میں سے کون سی نسبت ہے۔
 اگر مماثلت حقیقی یا حکمی ہو تو اسی
 تصحیح پر اکتفا کریں۔ اگر موافقت
 حقیقی یا حکمی ہو تو وقتی تصحیح ثانی کو
 تصحیح اول میں ضرب دیں۔
 اگر بمابست کی صورت ہو تو کل
 تصحیح ثانی کو تصحیح اول کے مجموعہ
 میں ضرب دیں اور حاصل ضرب سے
 دونوں سلون کی تصحیح کر دیں۔
 اسی طرح دوسرے اور تیسرے
 بطن میں اور چنان تک اوں کا
 سلسلہ ہو عمل کیا جائے۔

بلغ تصحیح سے سهام ورثہ کے
 معرفت کا طریقہ یہ ہے کہ بحجز
 بطن اخیر کے دوسرے بطن کو
 ہر وارث کے حصہ حاصلہ کو بطن
 اخیر کے وقتی تصحیح میں جبکہ نسبت
 توافق کی ہو۔ اور تصحیح کے مجموعہ
 میں جبکہ نسبت بتائیں کی ہو۔
 ضرب دیں اور ورثہ بطن اخیر کے

پس اگر مماثلت حقیقی یا حکمی ہو تو تصحیح
 آن اکتفا نمائند و اگر موافقت حقیقی
 یا حکمی ہو تو وقتی تصحیح ثانی را در اول
 تصحیح ضرب کنند۔ در صورت بمابست
 جمع ثانی را در جمع اول ضرب سازند
 و از مبلغش تصحیح سلتین گردانند
 و همچنین در بطن ثالث و رابع الی
 غیر انہایتہ عمل کنند

طریق معرفتہ سهام ورثہ از مبلغ
 تصحیح انیت کہ نصیب ہر وارث را
 از بطن ماوراء بطن اخیر در وقتی
 تصحیح بطن اخیر در صورت توافق و در
 جمع آن عند التباہن ضرب نمائند
 و سهام ورثہ بطن اخیر را در توافق
 در صورت موافقت و در تباہن بصورت
 بمابست در مافی الید ضرب سازند

سہام کو نسبت توافق کی صورت میں
 وفق کے ساتھ اور نسبت تبائن کی
 صورت میں مافی الید کے ساتھ
 ضرب دین -

مناسخہ کی صورت جو نسبت مانگے
 ثلثہ پر حاوی ہے یہ ہے کہ ایک
 عورت نے ایک شوہر اور پہلے
 شوہر کی صلبی ایک دختر اور مان
 کو چھوڑ کر انتقال کیا اور اس کے
 بعد شوہر ہی ایک زوجہ اور
 باپ اور مان چھوڑ کر مر گیا اور
 اس کے بعد بیٹی ہی دو بیٹے
 اور ایک بیٹی اور ایک جدہ چھوڑ
 کر فوت ہو گئی۔ اس کے بعد
 مان نے دو سکے بہائی اور شوہر
 کو چھوڑا جسکی صورت عمل حسب
 ذیل ہے -

مورثہ انلی (زینب)

مسئلہ ۱۲ مگر فیض ورت رد ۴ مضروب ۴
 تصحیح ۱۶ مضروب ۲ تصحیح ۳۲ مضروب ۴
 تصحیح ۱۲۸

زوج ہاشم بنت شانیہ ۱۴
 ام وانیہ ۱۳

اینست صورت مناسخہ محتویہ نسبت
 ثلاثہ کہ مثلاً زنی فوت شد و شوہر و
 بنت از شوہر دیگر و مادر گذشتہ بعد
 شوہر یک زوجہ و پدر و مادر گذشتہ
 مرد و بعد از ان بنت و دوسرے یک
 بنت و یک جدہ گذشتہ فوت کرد
 بعدہ ام و دو برادر اعیانی و شوہر
 گذشتہ بدین شکل -

این است صورت مناسخہ محتویہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 میت زینب

مسئلہ ۱۲ تردالی ۴ مضروب ۴
 تصحیح ۱۶ مضروب ۲ ثم تصحیح ۳۲ مضروب ۴
 زینب ثم تصحیح من ۱۲۸

زوج ہاشم بنت شانیہ ۱۴
 ام وانیہ ۱۳

ہاشم - مسئلہ ۲ - مافی الید ۴ -
نسبت تامل مابین مافی الید و مسئلہ ہے
اس لئے تصحیح کی ضرورت نہیں رہی

ہاشم مسئلہ ۴ مافی الید ۴ میان مافی الید
و مسئلہ نسبت تامل است حاجت
تصحیح نیفتاد

زوجہ کافہ اب قاسم ام جمیلہ
 $\frac{1}{8}$ $\frac{2}{16}$ $\frac{1}{8}$

زوجہ کافہ اب قاسم ام جمیلہ
 $\frac{1}{8}$ $\frac{2}{16}$ $\frac{1}{8}$

شافیہ - مسئلہ ۶ - مافی الید ۹ -
مابین مافی الید اور اس مسئلہ میں
توافق بالثلث صحیح تصحیح مسئلہ ۱۸

شافیہ مسئلہ ۶ مافی الید ۹ میان
مافی الید و مسئلہ میں ہذا توافق بالثلث
است تصحیح مسئلہ ۱۸

ابن داؤد ابن قاسم بنت حینہ جدہ امیہ و فیہ
 $\frac{1}{12}$ $\frac{2}{24}$ $\frac{1}{12}$ $\frac{1}{3}$

ابن داؤد ابن قاسم بنت حینہ جدہ امیہ و فیہ
 $\frac{1}{12}$ $\frac{2}{24}$ $\frac{1}{12}$ $\frac{1}{3}$

وافیہ - مسئلہ ۲ مضروب ۲ تصحیح ۴
مافی الید ۹ - مافی الید اور تصحیح میں
بتائیں ہے (مسئلہ ۳۶)

وافیہ مسئلہ ۲ مضروب ۲ تصحیح ۴
مافی الید ۹ میان مافی الید و تصحیح
بتائیں است مسئلہ ۳۶

زوج جمال سکاہائی جلال سکاہائی کمال

$\frac{1}{9}$ $\frac{1}{9}$ $\frac{2}{18}$

زوج جمال برادر عینی جلال برادر عینی کمال

$\frac{1}{9}$ $\frac{1}{9}$ $\frac{2}{18}$

الاحسن تصحیح چارمیت ۱۲۸ سال

کافیہ قاسم جمید دائم قائم
۱۲ ۲۲ ۸ ۱۶ ۸

حسینہ جلال کمال
۹ ۹ ۱۸ ۱۲

حاضر البلیغ ۱۲۸ سال

کافیہ قاسم جمید دائم قائم
۱۲ ۲۲ ۸ ۱۶ ۸

حسینہ جلال کمال
۹ ۹ ۱۸ ۱۲

در بیان ابہام تاریخ موت
وارث و مورث مثلاً دو برادر حقیقی
یکبار غرق یا حرق شدند یا باندہ ام
دیوار یا مکان یا معرکہ فوت و کشتہ
شدند پس تقدیم و تاخیر انرا بقا روح
آنها معلوم نہ درین صورت یکے از
دیگر کے وارث نہی شود و ورثہ موجود
ہر یک وارث ہر یک می شوند بسبب
عدم معلومیت تقدیم و تاخیر وقت
موت یکے را وارث دیگر کے کردہ
نہی شود۔ کہ انی شریفی -

وارث اور مورث کی تاریخ موت
مہم ہو مثلاً دو حقیقی بھائی ایک
ساتھ غرق ہو جائیں یا جل جائیں
یا کسی دیوار کو پیچھے دب کر یا کسی جنگ
میں سر جائیں اور ہر ایک کی پرداز
روح کی تقدیم و تاخیر معلوم نہو تو
اس صورت میں ایک دوسرے
کا وارث نہیں ہو سکتا اور دوسرے
ورثہ حاضر حال ہر ایک کے وارث
ہوں گے۔ اور وہ دونوں جن کے
موت کی تقدیم و تاخیر کا علم نہیں ہے
ایک دوسرے کے وارث متصور
نہ ہوں گے۔ (دیکھو شریفی)

ولد الزنا واللعان از جانب مادر خود
وارث می شوند لکن ولد الزنا از توام
خود میراث اخ اخیانی سے یا بدو

ولد الزنا واللعان مان کی جانب سے
وارث ہوتے ہیں لیکن ولد الزنا
اپنے توام سے اخیانی بھائی کی

ولد اللعان از اخ تو ام خود میراث
برادر حقیقی میگیرد۔

میراث پاتے پن اور ولد اللعان
اپنے تو ام سے سگہ بھائی کی میراث
لیتے ہیں۔

خونی شکل را میراث کمتر نصیبین
یعنی در صورتیکہ اورا کمتر میسر می شود
در صفت ذکورث و انوشت ہر چہ
کمتر باشد بدہند و براے حمل
نصیب یک ابن باید داشت
براین است فتویٰ۔

خونی شکل کو اون دو حصوں میں سے
چھوٹا حصہ ملیگا جو اس کو مذکر اور
مونث فرض کر کے حساب لگانے
سے برآمد ہو۔ اور حمل کیلئے
ایک لڑکے کا حصہ محفوظ رکھنا
چاہئے۔ اسی پر فتویٰ ہے۔

میراث کفار از روے نسب
و سبب مثل مسلم است مگر در صورت
نکاح با محرم میراث زوجیت نخواہد
رسید مثلاً مجوس با مادر خود و خواہر
و بنت نکاح می کنند درین صورت
زوجات مذکورہ ارث از روے
زوجیت نخواہند یافت بلکہ از روے
نسب حصہ مادر و خواہر و بنت خواہند
یافت کذا فی فتاویٰ عالمگیری شریفی
و غیر و کتب فقہ۔

کفار کی میراث از روی نسب و
سبب کے مسلمانوں کی طرح ہے
مگر محرمہ کے ساتھ نکاح کیا گیا ہو تو
زوجیت کی میراث نہ ملے گی۔
مثلاً مجوسی اپنی ماں اور بہن
اور بیٹی کے ساتھ نکاح کرتے ہیں
اس صورت میں وہ عورتیں زوجیت
کا کوئی حصہ نہ پاسکین گی۔ بلکہ
قربت نسبی کے اعتبار سے
یعنی ماں اور بہن اور بیٹی کی
جہت سے مستحق توریث ہوسکین گے
و دیکھو فتاویٰ عالمگیری و شریفی و غیر و کتب فقہ۔

خاتمہ

اس خادم الفقہاء احقر من عباد اللہ میر محمد فضل اللہ بن قاضی میر ابراہیم
نبیرہ فقیہ علی مخدوم مہارمی نے بعد اعلیٰ حضرت تواب ناصر الدولہ نظام الملک
آصف جاہ خسرو دکن اس جدول شکت غریب الترتیب کو تین سال کی
محنت شاقہ میں مرتب و مکمل کیا۔ جس کی تاریخ تکمیل ۲۵ رمضان المبارک
۱۲۶۲ھ اور اس کا اسم تاریخی مرآۃ القسمت ہے۔ علماء دین دار اور
فقہائے کامگار سے امیدوار ہوں کہ اگر کسی جگہ سہو و خطا نظر آئے تو
اصطلاح فرمائیں جو خالی از عنیات نہ ہوگا اور نیز یہ کہ اس عاصی پر معاصی
کو دعائے خیر اور فاتحہ سے یاد کریں جزاکم اللہ فی الدارین خیرا۔

تمت باب الخیر

اضافہ جدید

آج کل زمانہ قدیم کے طریقہ حساب سے لوگ نا آشنا ہوتے جاتے ہیں اور تمام مدارس میں عام طور پر کسور عام کی تعلیم دی جاتی ہے اور اس میں عمل کرنا تعلیم یافتہ اصحاب کے لئے زیادہ آسان ہو سکتا ہے اس لئے ضرورت اس کی تھی کہ تقسیم ترکہ میں بھی کسور عام کے طریقہ عمل کو اختیار کیا جائے۔ یہ کام حساب کے اعمال قدیم و جدید کے جاننے اور احکام فرائض کو پیش نظر رکھ کر سہل الفہم قواعد کو وضع کرنے کے بغیر ممکن نہ تھا اور اس سے قبل اخئی معظم مولوی میر احمد شریف صاحب نے اپنی مؤلفہ کتاب تکمیل الفرائض میں جو اصول و قواعد مدون کئے تھے وہ بالکل کافی نظر آئے اور اس کے مطابق عمل کرنے سے رد و عول - تصحیح - اور مناسخہ کی تمام دقیق آسان ہو جاتی تھیں اس لئے میں اس کے ضروری انتخاب پر اکتفا کرتا ہوں جو حسب ذیل ہے۔

تقسیم حصص

۱۔ تقسیم حصص سے قبل چند اصول کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے جو یہ ہیں
 اول۔ ایک قسم کے ورثہ میں عمر کا چھوٹا بڑا ہونا کمی و بیشی حصہ کا موجب نہیں ہو سکتا اسی وجہ سے سب بیٹے بلا لحاظ عمر کے مساوی حصہ پائیں گے۔ خواہ وہ ایک ہی زوجہ کے بطن سے ہوں یا مختلف زوجات کے بطنوں سے۔ اسی طرح کسی زن متوفیہ کی اولاد جو شوہر اول اور ثانی کے نسل سے ہو جائیداد متوفیہ کی حق توریت میں کوئی فرق نہیں رکھتی ہے

دوم۔ مورث اور وارث کے تعلقات قرابت ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں اور اس صورت میں ممکن ہے کہ وہ دونوں حیثیت سے حصہ پاسکے یا ایک حیثیت سے محبوب ہوتا ہو تو دوسری حیثیت سے حصہ پاسے۔ اس لئے تقسیم حصص سے قبل ورثہ کے جملہ تعلقات قرابت پر نظر ڈالنی چاہئے۔ مثلاً ایک زن متوفیہ کا شوہر اس کے چچا کا بیٹا ہو اس صورت میں وہ شوہر کی حیثیت سے ذی فرض ہے اور فرع اب میت کی حیثیت سے عصبہ بھی ہے۔ اگر زن متوفیہ علاوہ اس شوہر کے ایک دختر بھی چھوڑے تو دختر کو نصف متروکہ ملے گا اور شوہر کو فرضیت کا $\frac{1}{2}$ اور عصبو بتا باقی کا $\frac{1}{2}$ بھی حاصل ہو جائیگا۔ یا یہ کہ ایک شخص جو میت کا نواسا ہوتا ہے وہ میت کے بھائی کا پوتا بھی ہو۔ اس صورت میں پہلی حیثیت سے ذی رحم اور دوسری حیثیت سے عصبہ ہے۔ پس وہ میت کے وارث ذی فرض کے ساتھ بحیثیت عصبہ حصہ پاسکتا ہے مگر ذی الارحام میں داخل ہونے کی حیثیت سے محبوب رہے گا۔

۳ جب کسی میت کے ورثہ میں تقسیم حصص منظور ہو تو اولاً لفظ میت کو بصورت مکمل کر اس کے اوپر میت کا نام لکھ دو اور اس کے ذیل میں یکے بعد دیگرے ایک ایک نوع کے ورثہ کو مع اول کی تعداد کے درج کر دو۔ زیادہ بہتر یہ ہے کہ ہر ایک وارث کا رشتہ قرابت مع اس کے نام کے علیحدہ علیحدہ لکھ دیا جائے۔ ان ورثہ کو اس ترتیب سے لکھنا چاہئے کہ عصبات ذوی الفروض کے بعد رین اور ذوی الفروض میں ہی سب سے اول ذوی الفروض سببی کے اسماء لکھے جائیں جیسے

ان اسماء کے محاذی ہر ایک وارث
کے حصص اور اس کا حسابی عمل
علحدہ علیحدہ لکھا جائیگا۔

زوجہ کریمہ
زوجہ رحیمہ
بنت خدیجہ
عم ہاشم
عم قاسم
عم فرید
عم حمید

۳۔ پہر غور کرو کہ ہر ایک نوع کے ورثہ کو جو ذوی الفروض سے ہوں
اوس صورت مسئلہ میں کس قدر حصہ ملتا ہے۔ تشخیص حصص میں بڑا
خیال اس امر کا رکھنا چاہئے کہ دیگر ورثہ ذوی الفروض اور عصبیات
کی موجودگی میں کس قدر حصہ کس فریق کو ملتا ہے اور کس کی موجودگی
سے کون محبوب الارث ہوتا ہے۔

۴۔ ہر صورت میں یہ فرض کر کے کہ متروکہ ایک شئی ہے عد مسئلہ ایک عدد
صحیح قرار دیا جائے۔

۵۔ اگر کسی مسئلہ میں ذوی الفروض و عصبیات دونوں ہوں تو اولاً
ذوی الفروض کے ہر ایک فریق کے مقابل ادن کے سہام معینہ کو
اعداد کو رعام میں لکھ دو اور ادن سب حصص ذوی الفروض کو
جمع کر کے دیکھو۔ اگر ادن کا مجموعہ ایک سے کم ہو تو ادن کے مجموعہ
کو عدد مسئلہ سے منہا کر کے جو باقی رہے اس سے عصبیات ذی حق کو وید و جسی
متروکہ مفروضہ (۲۱)۔

زوجہ کریمہ { $\frac{1}{8}$ یعنی ہر ایک کو $\frac{1}{8}$ کا $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{16}$ } براہ فرضیت
زوجہ رحیمہ { $\frac{1}{8}$ کا $\frac{1}{2}$ = $\frac{1}{16}$ }

بنت خدیجہ $\frac{1}{4}$ براہ فرضیت

$$\left. \begin{array}{l} \frac{3}{32} = \frac{1}{8} \text{ کا } \frac{3}{8} \\ \frac{3}{32} = \frac{1}{8} \text{ کا } \frac{3}{8} \\ \frac{3}{32} = \frac{1}{8} \text{ کا } \frac{3}{8} \\ \frac{3}{32} = \frac{1}{8} \text{ کا } \frac{3}{8} \end{array} \right\} \frac{3}{8} = \frac{1}{4} - \frac{1}{8} - \frac{1}{8} \text{ حصہ باقی یعنی } 1 - \frac{1}{4} - \frac{1}{8} - \frac{1}{8} \text{ براہ تعصیب جس میں سے ہر ایک کو}$$

$$\frac{5}{8} = \frac{2+1+1}{8} = \frac{1}{4} + \frac{1}{8} + \frac{1}{8}$$

$$1 - \frac{5}{8} = \frac{3}{8} = \frac{5-2}{8} = \frac{3}{8} \text{ باقی حصہ اعام}$$

وٹ اگر خود حصص ذوی الفروض کا مجموعہ کامل ایک کے مساوی ہو جائے تو کسی زاید عمل کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس صورت میں اگر عصبات ہوں تو یہی او نہیں کچھ نہ مل سکے گا جیسا کہ مثال ذیل میں۔
مترکہ مفروضہ (۱)

مسدود خالہ

اب بکر $\frac{1}{4}$

ام کریمہ $\frac{1}{4}$

بنت کبریٰ $\frac{2}{3}$ یعنی ہر ایک کو $\frac{1}{3}$ و $\frac{1}{3}$

$$1 = \frac{4}{4} = \frac{2+1+1}{4} = \frac{2}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4}$$

وٹ اگر حصص ذوی الفروض کا مجموعہ ایک سے بڑھ جائے تو اس کو عول کہتے ہیں۔ اس صورت میں اگر عصبات ہوں تو اون کو کوئی حصہ نہ ملے گا۔ مگر حصص ذوی الفروض کے عمل حسابی میں کسی قدر تغیر ہوتا ہے۔ یعنی بحساب رسد می ہر ایک کا حصہ اس قدر گھٹا دیا جاوے کہ اون کا مجموعہ بقدر ایک کے ہو جائے جیسے کہ

مترکہ مفروضہ (۱)

سید زید

زوج بکر $\frac{1}{3}$

اب خالد $\frac{1}{4}$

ام رحیمہ $\frac{1}{4}$

بنت کریمہ $\frac{1}{4}$

$$\frac{13}{12} = 1 + \frac{1}{12} = \frac{1}{3} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4} + \frac{1}{4}$$

اب یہہ دیکھنا چاہئے کہ زوج کو $\frac{13}{12}$ میں سے $\frac{1}{3}$ ملا ہے تو مترکہ مفروضہ ایک میں سے کس قدر ملے گا۔ پس اربعہ تناسبہ کی صورت اس طرح ہوگی۔

$$\frac{13}{12} : 1 :: \frac{1}{3} : \text{مطلوب}$$

$$\frac{13}{12} = \frac{1 \times 1 \times 12}{3 \times 12} \text{ یعنی } \frac{3}{12} \text{ حصہ زوج}$$

$$\text{اسی طرح } \frac{2}{12} = \frac{1 \times 1 \times 12}{4 \times 12} \text{ حصہ اب}$$

$$\frac{2}{12} = \frac{1 \times 1 \times 12}{4 \times 12} \text{ حصہ ام}$$

$$\frac{2}{12} = \frac{1 \times 1 \times 12}{2 \times 12} \text{ حصہ بنت}$$

پس اس رسد کی تخفیف کے بعد مسئلہ مذکور کا حسابی حل اس طرح ہوگا۔

مترکہ مفروضہ (۱)

سید زید

زوج بکر $\frac{1}{3}$ حصہ مقررہ لیکن بلحاظ مترکہ مفروضہ $\frac{3}{12}$ حصہ معول یعنی حصہ مقصر

اب خالد $\frac{1}{4}$ ایضاً $\frac{2}{12}$ "

ام رحیمہ $\frac{1}{4}$ ایضاً $\frac{2}{12}$ "

بنت کریمہ $\frac{1}{4}$ ایضاً $\frac{2}{12}$ "

۸ اگر مسئلہ میں سوائے ذوی الفروض کے کوئی عصبہ نہ ہو اور حصص

ذوی الفروض کا مجموعہ عدد مسئلہ سے کم رہے تو اس کمی کو یعنی حصہ

باقی کو بھی اوہنیں ذوی الفروض نسبی پر حساب رسدی تقسیم کر دینا چاہئے جس کو رد کہتے ہیں۔ اس کے تین قاعدے ہیں۔

اول۔ اگر ذوی الفروض نسبی ایک یا ایک ہی نوع کے چند اشخاص ہوں تو کل متروکہ اوہنیں کو یلگاً مثلاً

متروکہ مفروضہ (۱)

بنت کریمہ $\frac{1}{4}$ فریضتا اور بقیہ $\frac{1}{4}$ رداً جملہ ۱
متروکہ مفروضہ (۱)

بنت کریمہ $\left\{ \frac{2}{3} \right.$ فریضتا و بقیہ $\frac{1}{3}$ رداً یعنی ہر ایک کو $\left. \frac{1}{6} \right\}$
بنت کریمہ $\left\{ \frac{1}{6} \right.$

دوم۔ اگر احد الزوجین یعنی ذوی الفروض سببی میں سے کوئی ایک موجود ہو اور اس کے ساتھ ذی فرض نسبی ایک یا ایک نوع کے چند اشخاص ہوں تو احد الزوجین کو حصہ معینہ دینے کے بعد جو بچ رہے وہ اس ذی فرض یا ذوی الفروض نسبی کو

دیدنیا چاہئے مثلاً
خالہ متروکہ مفروضہ (۱)

زوجہ کریمہ $\frac{1}{2}$ حصہ غیر مرد یعنی حصہ اصلی مرد سے فرضیت
بنت کریمہ ۱۔ $\frac{1}{2} = \frac{2}{4}$ حصہ مرد یعنی حصہ اصلی بہ اضافہ جز باقی $= \frac{1}{4} + \frac{2}{4}$
ہندہ متروکہ مفروضہ (۱)

زوج کریم $\frac{1}{3}$
بنات ۲۔ $\frac{1}{3} = \frac{2}{6}$ یعنی $\frac{1}{3} + \frac{1}{6} = \frac{2}{6}$
سوم۔ اگر احد الزوجین کے ساتھ مختلف نوع کے دو یا زیادہ ذوی الفروض ہوں تو اولاً احد الزوجین کا حصہ دینے کے بعد جو باقی رہے وہ دوسرے ذوی الفروض میں بقدر ان کے سہام کی تقسیم

کر دینا چاہئے۔ جسے متروکہ مفروضہ (۱) زید

$$\left. \begin{array}{l} \frac{1}{4} \text{ زوجہ} \\ \frac{1}{4} \text{ جدہ صحیحہ} \\ \frac{1}{8} \text{ رواخت اخیانیہ} \end{array} \right\} \left\{ \begin{array}{l} \text{مگر ان دونوں قسم کے ذوی الغروض نسبی کیلئے} \\ \text{حصہ باقی یعنی } 1 - \frac{1}{4} = \frac{3}{4} = \frac{3}{4} \text{ تقسیم طلب ہے لہذا} \\ \text{ہر ایک کو حصہ مرد حسب مندرجہ حاشیہ ملیگا۔} \end{array} \right.$$

جدہ صحیحہ اور رواخت اخیانی کے حصہ مجموعی کی مقدار $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{2}{4} = \frac{1}{2}$ ہوتی ہے مگر تقسیم طلب مقدار اس سے زیادہ ہے یعنی عدد مسئلہ میں سے حصہ زوجہ $\frac{1}{4}$ کے منہا کرنے کے بعد یعنی $1 - \frac{1}{4} = \frac{3}{4}$ باقی رہتا ہے جس کو جدہ اور اخوات اخیانیہ میں $\frac{1}{4}$ اور $\frac{1}{4}$ کے تناسب سے تقسیم کر دینا چاہئے۔ پس اس کا حساب اس طرح لگانا چاہئے کہ $\frac{1}{4} + \frac{1}{4} = \frac{1}{2}$ میں سے جدہ کو $\frac{1}{4}$ ملائے تو $\frac{3}{4}$ حصہ باقی میں سے کس قدر ملے گا۔

یعنی $\frac{1}{4} : \frac{3}{4} :: \frac{1}{4} : \text{مطلوب}$

پس $\frac{1}{4} = \frac{1 \times 3 \times 2}{4 \times 3 \times 1}$ حصہ مرد و جدہ صحیحہ کا

اسی طرح $\frac{1}{4} = \frac{1 \times 3 \times 2}{3 \times 3 \times 1}$ حصہ مرد و اخوات اخیانیہ کا

متروکہ مفروضہ (۱) مکر

$$\left. \begin{array}{l} \frac{1}{8} \text{ زوجہ} \\ \frac{2}{8} \text{ بنت} \\ \frac{1}{4} \text{ جدہ} \end{array} \right\} \left\{ \begin{array}{l} \text{یعنی } \frac{2}{8} + \frac{1}{4} = \frac{3}{4} \text{ ہوتا ہے مگر حصہ تقسیم طلب اس سے} \\ \text{زیادہ ہے یعنی } \frac{3}{4} \text{ لہذا ہر ایک کا حصہ مندرجہ حاشیہ قرار پائی} \end{array} \right.$$

یعنی $\frac{1}{4} : \frac{3}{4} :: \frac{2}{8} : \text{مطلوب}$

حصہ مرد و بنات کا $\frac{2}{8} = \frac{2 \times 4 \times 4}{8 \times 4 \times 4}$

اسی طرح $\frac{18486}{48885} = \frac{1}{3}$ حصہ مرد و جدات کا
 ۹ جب کسی مسئلہ میں ایک نوع کے چند ورثہ ہوں اور ہر ایک نوع کے
 ہر ایک فرد کا حصہ دریافت کرنا مفقود ہو تو ہر نوع کے سہم مشترک کو
 اس نوع کے عدد رؤس پر تقسیم کر دیں۔ خارج قسمت ہر فرد کا حصہ
 ہو گا جیسے
 مترکہ مفروضہ (۱)

دو زوجہ $\frac{1}{8} \div \frac{1}{8} = 2$ ہر ایک زوجہ کا حصہ
 ۳ بنات $\frac{2}{3} \div \frac{2}{3} = 3$ ہر ایک بنت کا حصہ
 ۴ عم حصہ باقی ۱ - $\frac{1}{8} - \frac{2}{3} = \frac{1}{24}$ ہر ایک عم کا حصہ
 ۵ اگر کسی مسئلہ میں یہ دریافت کرنا منظور ہو کہ قاعدہ قائم کے مطابق تصحیح
 وغیرہ تمام اعمال حسابی کے بعد اس مسئلہ کے اعداد مفروضہ کیا ہیں
 اور ہر ایک وارث کے سہام محصلہ کس قدر ہیں تو اولاً دفعہ گزشتہ کے
 مطابق بقاعدہ کسور عام ہر ایک وارث کا حصہ دریافت کر لو اور اس کے
 بعد سب وارثوں کے حصص مختلف کو ایسے کسرات میں تبدیل کر جو جن کے
 نسب نامہ متفق ہوں پس ان کسرات کا جو متحد نسب نامہ ہوا اس کو قاعدہ قدیم
 کے مطابق تصحیح شدہ اعداد مسئلہ جانو اور ہر ایک وارث کے متحد
 نسب نامہ کے شمار کنندہ کو ان کے سہام سمجھو۔ مثلاً صورت مندرجہ
 دفعہ گزشتہ میں $\frac{1}{16}$ و $\frac{2}{4}$ و $\frac{5}{96}$ کو متحد نسب نامہ بنانے سے $\frac{18}{288}$ و $\frac{88}{288}$
 و $\frac{15}{288}$ ہوتے ہیں۔ پس قاعدہ قدیم کے مطابق مسئلہ صحیحہ ۲۸۸ سے ہو گا
 اور اس میں سے بہ ترتیب ہر ایک زوجہ کو ۱۸ - ۱۸ - اور ہر ایک بنت
 کو ۶۴ - ۶۴ - اور ہر ایک عم کو ۱۵ - ۱۵ سہام ملین گے۔
 واضح ہو کہ تقسیم ترکہ کے قدیم اعمال حسابی کو دیکھ کر بعض اصحاب نے
 بے غوری سے یہ خیال فرمایا ہے کہ علماء اسلام نے خواہ مخواہ

صاف اور سیدھے مسائل شرع کو پیچیدہ اور مغلق کر دیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ تیرہ سو برس کے قبل جبکہ علم حساب آج کل کی طرح معراج ترقی پر نہیں پہنچا تھا علماء کرام نے صرف اعداد صحیح کے ذریعہ سے کسرات کی تقسیم کا جو نادر قاعدہ ایجاد کیا تھا وہ ان کی ذہانت اور ریاضی عقل کا ایک اعلیٰ نمونہ سمجھا جاسکتا ہے اگر اس زمانہ میں بھی مختلف حصص اور کسرات کو صرف اعداد صحیح کے ذریعہ سے تقسیم کرنے کے قواعد منضبط کرنا چاہیں تو اعداد قدیم سے بہتر کوئی دوسری آسان صورت تجویز نہیں کی جاسکتی۔ ہم نے قواعد قدیم اور جدید کے نتائج حسابی کا مقابلہ کر کے دونوں کی صحت اور مطابقت کا جو عمل اس سے قبل بتا دیا ہے اس سے ثابت ہو سکتا ہے کہ دونوں قسم کے اعمال حسابی سے بالکل یکسان نتائج پیدا ہوتے ہیں۔

ہم نے تکمیل الفرائض سے عمل حسابی کے ایک خاص جزو کو یہاں نقل کر دیا ہے اس کی زیادہ وضاحت اور دوسرے اعمال مناسخہ کی تفصیل منظور ہو تو تکمیل الفرائض سے مدد لی جاسکتی ہے۔

خاکسار
میر عبد الرزاق

فرہنگ الفاظ ضروری مرآة القسمت

تشریحات

الفاظ

اصول - جمع اصل - جڑین

اُمّ وَلَد - اوس لونڈی کو کہتے ہیں کہ مالک نے اپنی لونڈی سے وطی کی اور اوس سے لڑکا پیدا ہوا تو وہ آزاد ہوگا اور اوس بچہ کی ماں ہی مالک کے وفات پر آزاد ہو جائے گی۔

ابو حنیفہ - امام اعظم نعمان بن ثابت کوئی کی کنیت ہے۔ فقیہ مجتہد صاحب مذہب تھے حنفی انہیں کے مذہب کے طرف نسبت کرتے ہیں۔ انہیں کے مقلدون کو حنفیہ اور احناف کہتے ہیں ولادت امام اعظم کی شہر میں صحابہ کے زمانہ میں ہوئی اور وفات ان کی شہر میں دارالسلام بغداد میں ہوئی۔ آپ کے تلامذہ بکثرت تھے۔ جن میں امام قاضی ابویوسف اور امام محمد بن حسن۔ امام زفر وغیرہ داخل تھے۔ امام اعظم طبقہ تابعین سے تھے تابعی وہ ہے جس نے صحابہ کو دیکھا ہو۔

امام ابویوسف - قاضی یعقوب بن ابراہیم کوئی محدث مفسر مورخ کے بیٹے تھے اسلام میں سب سے پہلے قاضی القضاۃ کے لقب سے آپ

ہی مشہور ہوئے۔ خلفائے عباسیہ میں سے تین خلیفہ مہدی

خلیفہ ہادی اور خلیفہ ہارون رشید کے طرف سے عہدہ

قضا پر مامور تھے آپ نے فقہ ابن ابی یعلیٰ سے حاصل کی

تھی پھر ان کو چھوڑ کر امام ابو حنیفہ سے پڑھنا شروع کیا اور ہمیشہ

امام اعظم کی اتباع میں تادم مرگ قائم رہے۔ سیحی بن معین اور امام احمد بن حنبل آپ کے شاگردوں میں ممتاز تھے۔ امام محمد نے یہی آپ سے بہت کچھ پڑھا ہے۔ اصول فقہ حنفی کے موجد آپ ہی ہیں۔ اور امام اعظم کے علوم کو آپ ہی نے ملک میں شائع کیا۔ ۸۲ھ میں آپ نے انتقال فرمایا آپ کا مزار شریف بغداد میں ہے اصطلاح فقہاء میں آپ کو امام ثانی کہتے ہیں۔

امام محمد۔ آپ کے آبا اور اجداد ملک شام کے تھے۔ آپ کے والد حسن بن فرقد شیبانی شام سے عراق میں آئے۔ اس وقت امام محمد کی پیدائش شہر واسط میں ہوئی۔ اور کوفہ میں نشو و نما پائی۔ امام مالک اور امام ابو یوسف وغیرہ سے علم حدیث حاصل کیا۔ اور امام ابو یوسف اور امام ابو حنیفہ سے فقہ سیکھی۔ بیس برس کی عمر میں کوفہ کی مسجد میں درس دینا شروع کیا۔ امام شافعی کہتے ہیں کہ میں نے سوائے محمد بن حسن کے کسی مولے آدمی کو ذہین نہیں دیکھا۔ جب آپ عہدہ قضاء سے علیحدہ ہوئے تو بغداد میں رہنے لگے۔ امام محمد کے شاگردوں میں امام شافعی اور بہت سے اکابر شمار کئے گئے ہیں۔ بمقام رہے بمصاحبت ہارون رشید عباسی ۸۹ھ میں امام محمد نے انتقال فرمایا۔ اصطلاح فقہاء میں آپ کو امام ربانی کہتے ہیں۔

۸۳ھ۔ اصطلاح فقہاء میں امام اعظم۔ امام ثانی اور امام ربانی کو کہتے ہیں۔
۸۴ھ۔ امام اعظم اور مالک اور شافعی اور ابن حنبل کو کہتے ہیں۔
اصحاب مذہب

بنات۔ بیٹیاں

بطن۔ شکم

ترکہ۔ مردہ کا مال

حرابی۔ اس سے مراد وہ کافر ہے جو دارالحرب یعنی کافروں کے ملک میں رہتا ہو۔

جُحْب۔ لغت میں بازرگ کہنے کو کہتے ہیں۔ اور اصطلاح اہل فرائض میں اُسے کہتے ہیں کہ ایک وارث کو سبب ہونے دوسرے وارث کے کم ملے یا کچھ نہ ملے۔

خَنَشی شکل۔ خَنَشی اوس شخص کو کہتے ہیں جو علامت ذکوریت و انوثت دونوں رکھتا ہو۔ یا دونوں میں سے ایک ہی نہ رکھتا ہو۔ اگر کوئی جانب غالب نہ ہو تو اوس کو خَنَشی شکل کہتے ہیں۔ ورنہ غیر شکل۔

ذی فرض۔ وہ وارث جس کا حصہ معین ہو۔

ذوی الفروض۔ وہ لوگ جن کے سہام معین ہیں۔

ذوی الفروض نسبی۔ سے باپ۔ دادا۔ اخیانی بہائی۔ بیٹی۔ پوتی۔ سگی بہن۔ سوتیلی بہن۔ اخیانی بہن۔ مان۔ نانی۔ دادی مراد ہیں۔

ذوی الفروض سببی۔ سے زوج اور زوجہ مراد ہیں۔

ذی رحم۔ وہ اقربا جو سوا سے ذوی الفروض و عصبیات کے ہیں۔

ذوی الارحام۔ ذی رحم کی جمع ہے۔

ذمی۔ اوس کافر کو کہتے ہیں جو دارالاسلام یعنی مسلمانوں کے ملک میں بادشاہ اسلام کو جزیہ دیکر رہتا ہو۔

رد۔ غول کا ضد ہے۔ یعنی ذوی الفروض کے حصص معینہ دیدینے کے

بعد جس قدر منخرج سے باقی رہے وہ بحساب رسدی ذوی الفروض کو ہی دیدیا جاتا ہے جس کو رد کہتے ہیں۔

مُغَوَّش۔ جمع راس بمعنی سر۔ اصطلاحاً ہر جنس کے ورثہ کی تعداد۔

رق۔ وارث کا غلام یا لونڈی ہونا۔ خواہ کامل ہو یا ناقص۔ کامل کو قن اور

غلام خالص کہتے ہیں اور ناقص کو مکاتب اور مدبر اور ام ولد کہتے ہیں

سہم - حصہ

جمع سہم - بہت سے حصے

شیخین - اصطلاح فقہائین شیخین سے مراد امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف ہیں
اس لئے کہ یہ دونوں امام محمد کے شیخ اور استاد ہیں -

صنف - ایک قسم اقسام ہر نوع سے -

صاحبین - سے مراد ابو یوسف اور امام محمد ہیں اس لئے کہ یہ دونوں امام
کے رفیق تھے -

طرفین - سے مراد امام ابو حنیفہ اور امام محمد ہیں -

عول - جب کبھی سہام مخرج سے بڑھ جاتے ہیں تو مخرج کو بھی اسی حد تک
بڑھا لیتے ہیں - جس کو عول کہتے ہیں -

عصبہ - اس شخص کو کہتے ہیں جو بحالت عدم موجودگی ذوالفروض کے کل
مال پاوے اور بحالت موجودگی ذوی الفروض کے جو اون کو دیکر
بچے وہ پاوے -

عصبہ سببی - جس کو عصبوت بسبب آزاد کرنے کے حاصل ہوئی ہو جس کو معشوق
اور مولیٰ العتاقہ بھی کہتے ہیں -

عصبہ نسبی - جس کو عصبوت بسبب قرابت کے حاصل ہوئی ہو - جیسے بیٹا -
پوتا وغیرہ -

عصبہ نفسہ - وہ عصبہ مذکور مراد ہے جو میت سے بلا واسطہ مونث کی علاقہ رکھتا ہو

عشق - آزادی - آزاد ہونا -

غراما - جمع غریم بمعنی قرض خواہ -

غریم - قرض خواہ -

فرض - حصہ معینہ -

فقہائے متقدمین اور متقدمین اور لوگوں کو کہتے ہیں جنہوں نے امام اعظم
 فقہائے متاخرین { اور صاحبین کا زمانہ پایا اور ان سے فیض حاصل کیا
 ہوا اور جنہوں نے ائمہ ثلاثہ سے فیض نہیں پایا اور ان کو متاخرین
 کہتے ہیں۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ امام ہمام ابو حنیفہ سے
 امام ربانی شیبانی تک متقدمین ہیں اور شمس الایمہ حلوانی
 سے حافظ الدین بخاری تک متاخرین ہیں۔ اور دوسری
 کمی میزان میں یوں مرقوم ہے کہ متقدمین اور متاخرین کا
 حد فاصل تیسری صدی کا شروع ہو۔ یعنی تیسری صدی کے
 پہلے کے لوگ متقدمین اور بعد کے لوگ متاخرین کہلاتے
 ہیں۔ لیکن فقہاء کے اصطلاح میں ابو حنیفہ سے امام محمد
 تک سلف ہیں اور امام محمد سے شمس الایمہ حلوانی تک
 خلف ہیں۔

قول مفتی بہ۔ مفتی کو لازم ہے کہ فتوایں امام اعظم ہی کے قول پر دیا کرے۔ فتاویٰ سب
 میں ہے کہ فتویٰ علی الاطلاق امام ابو حنیفہ کے قول پر ہوگا۔ پہرا یوسف
 کے قول پر۔ پہرا امام محمد کے قول پر۔ پہرا امام زفر کے قول پر۔ پھر
 حسن بن زیاد کے قول پر ہوگا۔ اور حقیقت میں صاحبین کا قول
 امام اعظم ہی کا قول ہے جیسا کہ صاحبین نے کہا ہے کہ ہم لوگ کسی
 مسئلہ میں کچھ نہیں کہتے جب تک کہ ہم کو امام سے اس میں روایت
 نہیں پہنچتی علماء نے اس کو مسلم کر لیا کہ عبادات میں مطلقاً
 امام اعظم ہی کے قول پر فتویٰ ہوگا اور امام محمد کے قول پر مسائل
 ذوی الارحام میں فتویٰ دیا جائے گا اور امام ابو یوسف کے
 قول پر قضاء اور شہادت کے مسائل میں فتویٰ ہوگا۔ ورنہ متون کے
 موافق فتویٰ ہوگا۔ کیونکہ وہ متواتر ہو گئے ہیں اور اس پر وثوق زیادہ ہے

لَذَّكَرُ ضَعْفُ الْأُنْثَى - مرد کو عورت کے دو چند -
 لَذَّكَرُ مِثْلَ حَظِّ الْأُنثَى - مرد کو دو عورتوں کے حصہ کے برابر -
 مُتْرُوكٌ - چھوڑا ہوا - جس سے مراد مردہ کا مال ہے -
 مِيرَاثٌ - مردہ کا مال جو اس کے وارثوں کے ہاتھ آئے -
 مَوْرَثٌ - وارث کرنے والا - ترکہ پہنچانے والا - وہ مرنے والا جو مال
 اور وارث چھوڑ جائے -

مُعْتَقٌ - آزاد کنندہ -
 مُقَرَّرٌ بِالنِّسْبِ عَلَى الْغَيْرِ - وہ شخص جس کے لئے میت نے ایسے نسب کا اقرار
 معتبر کیا ہو کہ وہ نسب غیر کے طرف رجوع کرتا ہو اور
 اس غیر نے اس اقرار کو نہ تسلیم کیا ہو اور یہ مقرر
 مرتے دم تک اس اقرار سے نہ پیرا ہو -
 مَوْلَا ئِ مَوَالِاتٍ - یعنی وہ شخص جس سے کسی مجہول النسب نے یہ عہد کیا
 ہو کہ تو میرا مولیٰ ہے جب میں مردن تو تو میری میراث لے
 لینا اور میرے ذمگی مطالبات کو ادا کر دینا اور اس دوسرے
 شخص نے اس بات کو قبول کر لیا ہو -

مُسْتَأْمَنٌ - وہ حربی مراد ہے جو دارالاسلام میں امن لیکر داخل ہوا ہو -
 مُمَكَّاتٌ - اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مولیٰ نے یہ کہا ہو کہ اگر اس قدر
 روپیہ تو مجھ کو دیدیگا تو تو آزاد ہے - اگر وہ اس قدر روپیہ
 ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا ورنہ حلوک رہے گا -
 مُدْبِرٌ - اس غلام کو کہتے ہیں جس کو مولیٰ نے یہ کہا ہو کہ جب میں مردن تو تو
 آزاد ہے -

مَتَوْنَ - جمع متن - علماء و متاخرین کے نزدیک مَتَوْنَ سے مندرجہ ذیل
 مَتَوْنَ مراد ہیں -

وقایہ مصنفہ امام تاج الشریعہ محمود بن صدر الشریعہ احمد بن عبد اللہ جمال الدین عبادی محبوبی بخاری۔ یہہ وقایہ کتاب ہدایہ سے منتخب کر کے اپنے چھوٹے پوتے صدر الشریعہ عبید اللہ بن مسعود بن تاج الشریعہ محمود کے لئے تصنیف کی تھی۔ یہی تاج الشریعہ ہدایہ کے شارح ہیں۔

۔ مختصر قدوری۔ جس کے مصنف ابوالحسن احمد قدوری ہیں آپ بغداد کے باشندے اور بڑے جلیل القدر فقیہ اور حدیث میں صدوق تھے بغداد میں بجاہ رجب ۲۲۸ھ میں آپ نے انتقال فرمایا۔
کنز الدقائق۔ جس کے مصنف امام ابوالبرکات حافظ الدین عبد اللہ بن احمد بن مسعود نسفی متوفی ۳۸۸ھ ہیں۔ یہہ اپنے زمانہ میں اصول وفروع میں اپنا مثل نہیں رکھتے تھے۔ انہوں نے شمس الایمہ کروری شاگرد صاحب ہدایہ سے فقہ پڑھی ہے۔

۔ مختار۔ جس کے مصنف ابوالفضل مجد الدین عبد اللہ بن محمود بن مودود موصلی ہیں یہہ مشہور فتاویٰ کے حافظ اور اصول وفروع کے مدرس و عارف اور شیخ فقیہ اور اکابر علماء سے تھے۔
بمقام موصل ۵۹۹ھ میں پیدا ہوئے کوفہ کے قاضی رہے۔ پھر علیحدہ ہو کر بغداد گئے اور امام ابو حنیفہ کے مزار میں مقیم ہو کر درس و تدریس میں اپنی عمر پوری کی اور ۸۳۳ھ میں انتقال فرمایا۔ جوانی میں ہی متن فقہ مختار نامی تیار کیا اور خود ہی نے اس کی شرح بنام اختیار تیار فرمائی۔

مجمع البحرین۔ اس کے مصنف کنز کے شاگرد مظفر الدین احمد بن علی بن ثعلب ساعاتی بعلبکی متوفی ۹۴۲ھ میں۔ ان کی نشوونما بغداد میں ہوئی۔ ظہیر الدین صاحب فتاویٰ ظہیریہ کے شاگرد

تاج الدین علی سے علم کی تکمیل کی یہہ علم شریعت میں بڑا ملک اور ایسا کمال
 رکھتے تھے کہ علوم شرعیہ میں یہہ اپنے وقت کے امام کہلائے۔

وارث - میراث لینے والا۔

وَرَثَہ - جمع وارث - میراث پانے والے لوگ۔

وُثْرًا - طاق یعنی ضد جفت۔

